رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ

قیمت سالانہ پیشگی

جماعت احمدیہ کا مسلم آرگن ۔ جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۶۵ | مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۷ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴


## فہرست مضامین



## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے ؛

اس ہفتہ میں بھی ایک دن اچھی بارش ہو گئی ۔

وفد نمائندگان جماعت احمدیہ کا ایڈریس پیش کرنے کے واسطے جناب وائسرائے بہادر نے ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء بروز جمعہ اڑھائی بجے کا وقت مقرر کیا ہے ؛

چونکہ قادیان کو سمال ٹون منظور کر لیا گیا ہے ۔ اس لئے ووٹروں کی فہرستیں بن رہی ہیں ۔ فہرستوں کی تیاری کے بعد انتخاب ممبران ہوگا

اب چونکہ نوٹی فائڈ ایریا ٹوٹ چکی ہے ۔ اس لئے گلیوں وغیرہ کی صفائی کا اپنے طور پر انتظام کیا گیا ہے ؛

چونکہ پلیگ کی بعض مقامات پر شکایت شروع ہو گئی ہے اس لئے مکانات کی صفائی وغیرہ کے متعلق قصبہ کی عام آبادی کو عنقریب ضروری ہدایات دی جائینگی ؛

## فتنہ ارتداد کی آگ کس طرح بجھائی جا رہی ہے

## نظارت دعوت و تبلیغ کی مساعی

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

**تمہید** مسلمانوں کو سیاسی طور پر نیچا دکھانے اور ہندوستان کو دوسرا ہسپانیہ بنانے کے آریہ مقصد کی تکمیل کے لئے دانایان فرقہ ہنود نے شدھی کا حربہ استعمال کرنا شروع کیا ۔ اور غریب و نادار مسلمانوں کو قرض کے دام میں پھنسا کر اور پھر مختلف قسم کی دھمکیاں اور لالچ دیکر ارتداد کی آگ کا شکار بنایا ۔ ۱۹۲۳ء میں اس فتنہ کی آتش علاقہ آگرہ ۔ متھرا میں زور سے شعلہ زن ہوئی ۔ اور جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل سے اپنے ایثار اور محبت اسلام کا عملاً ثبوت دیا اور کئی ماہ تک سَو سے زائد مبلغین اس علاقہ میں قائم رکھے ۔ مسلمانوں کی دوسری جماعتوں نے بھی مبلغین بھجوائے ۔ جنہوں نے اپنا کام احمدیوں پر فتویٰ کفر دینے سے شروع کیا ۔ اور تمام علاقہ کو چند ماہ بعد خالی کرنے سے ختم کیا ۔ اور واپس تشریف لے گئے

مگر احمدی جماعت کے لئے یہ ناممکن تھا۔ کہ ایک کام کو شروع کر کے اسے خطرہ کی حالت میں چھوڑ کر واپس آ جاتی۔ اس لئے گو زیادہ مبلغ نہیں رکھے گئے۔ مگر آگرہ۔ متھرا۔ ایٹہ۔ فرخ آباد اور مین پوری میں کام جاری رکھا گیا۔ اور آریہ سماج کی کوششوں کا جواب دیا جاتا رہا۔ چنانچہ الفضل میں مبلغین کی رپورٹیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اور بجٹ میں علاقہ ارتداد کے مبلغین کے لئے علیحدہ مد قائم رکھی گئی ؛

## دشمن کا تازہ حملہ

شردھانند جی کے قتل سے اشدھی کی بجھی ہوئی آگ پھر جلائی گئی ہے۔ اور آریہ گھی اور چاندی و سونا کے ہون سے غریب ملکانوں کو دوبارہ قسم قسم کے لالچوں سے ارتداد کی آگ میں جلانے لگے ہیں۔ اس وقت قریباً کل ہندو قوم آریوں کے ساتھ ہے۔ گاندھی جی جیسے سیاسی لیڈر بھی مسلمانوں کو آڑے ہاتھوں لے چکے ہیں۔ کانگرس گوہٹی کے پریذیڈنٹ مسٹر آئینگر شدھی سمیلن کی صدارت کرتے اور آریہ سماج کی تعریف فرماتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں پنجاب سیوا سمتی کی کانفرنس ہوئی۔ اور ڈاکٹر مونجے جیسا کھلا دشمن مسلمانان اس رناد عام کی انجمنوں کے متفقہ اجلاس کا صدر ہوا۔ اور حسب عادت آتش باری کی۔ ہندو سبھا نے شدھی کی تنظیم و ترتیب کا کام بھائی پرمانند اور دوسرے آریہ کارکنوں کے سپرد کیا ہوا ہے گویا مسلمانوں پر من حیث القوم جدید حملہ ہندو روپے اور آریہ کارکنوں کے ذریعہ سے کیا جا رہا ہے ؛

## حملہ کا جواب

اس جدید حملہ کا آغاز ضلع آگرہ کے مقام ساندھن سے کیا گیا۔ اور ایسے غافل مسلمانوں پر جن کو ساندھن کے دوسرے حنفی نمبردار سے رنجش تھی۔ اور جن کو غلطی پر سمجھ کر احمدی کارکنوں نے ان کی امداد بچوں کی امداد بھی اور ان کا ساتھ نہ دیا۔ ان غافل لوگوں کو شدھی بھانے مدد دی اور جس طریق پر مدد دی۔ وہ مذموم ہے۔ اور اگر ثبوت کافی میسر آ گیا۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ آریہ سماج کی ادنیٰ حرکات کا راز طشت از بام ہو جائے گا۔ لیکن کارکنان سلسلہ احمدیہ نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ اسلام اللہ کا دین ہے۔ اور اس میں لالچ اور کمینہ چالوں کا جواب دشمن کے ہتھیار سے نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ ساندھن کے عملہ میں جناب ڈاکٹر فضل کریم صاحب کا اضافہ کر دیا ہے۔ اور صالح نگر میں حکیم عبدالعزیز صاحب پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ مبلغین بفضلہ تعالیٰ دین فطرت کی تبلیغ محبت کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ملکانہ بچوں کی تعلیم کے لئے ساندھن کا مدرسہ احمدیہ بفضلہ تعالیٰ مفید کام کر رہا ہے۔ کچھ بچوں کو وظائف دے کر قادیان بلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے کئی بھٹکے ہوئے خاندان بچائے گئے ہیں ؛

## لالچ کے طریق

ہر رپورٹ کا شائع کرنا ضروری نہیں کیونکہ یہ ایک جنگ ہے۔ اور جنگ میں راز رکھنے ضروری ہیں۔ چونکہ اب کام کی حالت اللہ کی عنایت سے سنبھل رہی ہے۔ اس لئے ذیل میں ڈاکٹر فضل کریم صاحب کی رپورٹوں سے خلاصہ پیش کیا جاتا ہے :-

"آریہ لوگ ہر طرح سے اشتعال دلاتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو ہر طرح فساد سے بچنے کی تلقین کر رہا ہوں۔ مرتد ہونے والوں کو علاوہ خاص رقوم مفصلہ ذیل اشیاء تقسیم کی جاتی ہیں۔ ½ ۳ من بچنہ آٹا۔ ۱۸ سیر گھی۔ ½ ۲ من آلو۔ ½ ۱ من گڑ ؛

## ایک اشدھی کس طرح رکی

خدا تعالیٰ اپنا کام خود کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ آریہ سماج کی کوششیں مسیحیت کی کوششوں کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ اور خدا نے مسیحیت کے مقابل ہمارے لئے خود سامان کئے ہیں۔ ایسا ہی علاقہ ارتداد میں بھی کر رہا ہے۔

امیر ساندھن کی رپورٹ ملاحظہ ہو :-

"گذشتہ اتوار کو جبکہ آریوں کو خاص امید تھی۔ ارتداد کیسے رک گیا۔ تفصیل یوں ہے۔ ایک خاندان جن کا بزرگ لال جی تھا۔ اس کے گھر میں قریب تیس ۳۰ آریہ رات کو گمراہ کرنے کے لئے گھسے ہوئے تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ اس کے دین کو اچک لے جائیں۔ کہ اتنے میں ایک شخص مسمی ہری سنگھ نمبردار خبر پا کر اپنے گھر سے اس کی طرف روانہ ہوا۔ گھر والوں نے دریافت کیا کہ کہاں جاتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ کہ لال جی کے گھر میں آگ لگ رہی ہے۔ اور اس کا سارا کنبہ اس میں جل مرنے کو ہے۔ ہو سکے تو بجھانے جا رہا ہوں۔ باوجود سخت روک تھام کے راستہ میں سے ہو کر آریوں سے گرم سرد ہوتا ہوا وہ لال جی تک اس کے گھر پہونچا۔ اب اس نے کیا کیا؟ یہ کیفیت زبان و قلم ادا نہیں کر سکتی ہے۔ البتہ اس کی ترجمانی کی ہے لال جی کے گلے میں باہیں ڈالکر (لال جی اور ہری سنگھ دونو بوڑھے ملکانہ مسلمان ہیں) یوں مخاطب ہوا :-

ارے بھیا لال جی۔ لالن۔ تو ہم سے کیوں روٹھ بھیو۔ اور چھم چھم آنکھوں سے جھڑی لگا دی۔ ہچکیوں کا تار بندھ گیا۔ اب گفتگو کا سلسلہ بند تھا۔ غرضکہ اس کے آگے وہ زبان حال تھی جس کا آج تک زبان قال ترجمہ نہیں کر سکی ہے۔ لالن کا دل بھی پھوٹ پڑا۔ بے اختیار دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ آخر دل ہی تو تھا کوئی پتھر نہ تھا۔ تمام کنبہ ہائے ہو ہیچ دیکار۔ آہ و بکا۔ مرد عورتیں بچے سب ایک ماتم کدہ بن گیا۔ لوگ حیران! آریوں کی امیدیں خاک میں مل گئیں۔ کہ کیا تھا۔ اور کیا ہو گیا۔ ہری سنگھ کی تبلیغ مؤثر ہو گئی۔ اب دیار ایمان میں چوروں کا دخل کہاں؟

جنہے رانجھے دے عشق مقام کیتا

اوتھے کھیڑیاں دی کوئی جا ناہیں (پنجابی)

ایمان چور بیک بینی و دو گوش گھر سے فوراً باہر نکالے گئے۔ پھر تو حوصلہ سنبھالنے پر لالن و ہری سنگھ کی باہم توڑ پھوڑ کی خوب باتیں ہوئیں۔ عقدے کھل گئے۔ جہاں لاکھ نصیحت و کروڑ وعظ اثر نہ کر سکیں۔ وہاں درد و محبت کی آگ نے سب کفر کو جلا کر خاک کر دیا۔ کاہن کی مرلی نے پھر عہد الست کی راگنی کا یوگ گایا ؎

وہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوہ ناز

در رفتن بزدی آمدن آساں کردی

سبحان اللہ سبحان اللہ!!

## ایک اور رپورٹ

حکیم عبدالعزیز صاحب نے صالح نگر ضلع آگرہ میں کام شروع کیا ہے۔ اور سکرٹری تبلیغ رپورٹ کرتے ہیں :-

"قبل از آمد حکیم صاحب شدھی و سنگٹھن کا زور تھا۔ مگر اب حکیم صاحب کے آنے سے نہ صرف جماعت کی شیرازہ بندی ہوئی ہے۔ بلکہ دوسرے لوگوں پر بھی کافی اثر ہو رہا ہے۔"

## آنریری کارکنوں کی ضرورت

حکیم عبدالعزیز صاحب آنریری کارکن ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخلصین علاقہ ارتداد میں کام کرنے کے لئے مثل سابق اصالتاً یا قائمقام کی تنخواہ تین ماہ کے لئے دے کر نظارت دعوت و تبلیغ کی امداد کریں۔ اور دوسرے نیک دل مسلمانوں کو بھی مطلع کریں کہ جماعت احمدیہ اشاعت اسلام اور اسلامی مفاد کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہے اور کر رہی ہے مگر یہ کام کل مسلمانوں کا ہے۔ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور وہ ناظر دعوت و تبلیغ سے ہر طرح کی اطلاع حاصل کر سکتے ہیں +

## درخواست ہائے دعا

(۱) میری عزیز بچی جیب بیگم بہت کمزور ہو گئی ہے اور اٹھنے بیٹھنے سے عاجز ہے۔ کچھ دو تین روز سے دست آنے لگ گئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بہت کچھ بھروسہ اور امید رکھتے ہیں الفضل کے قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میری بچی کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار فرزند علی ازدر لینڈی

(۲) جملہ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ خاکسار کے خلاف ایک دیوانی مقدمہ ناحق کا عرصہ ۱۴ ماہ سے چل رہا ہے لہذا التجا ہے کہ اس بلائے ناگہانی سے مخلصی کی دعا للہ درد دل سے کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ محمد ایوب خان رسالدار بہادر آنریری لفٹیننٹ

(۳) خاکسار کی اہلیہ کے پیٹ میں رسولی ہونے کی وجہ سے امرتسر لیجا کر اپریشن کرایا گیا۔ قریباً دو ہفتہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اور بہت سخت تکلیف ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یامین تاجر کتب از امرتسر (۴) ہمارے ایک ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۱۵ر فروری ۱۹۲۷ء

# جاہل علماء

اخبار "الجمعیۃ" نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی اشاعت کے نام سے تلوار اٹھانے کے عقیدہ کو رد کرنے اور وفات عیسیٰؑ کا ثبوت دینے کی وجہ سے "خونی نبی" اور "سفاک بزرگ" قرار دیا (جس کی لغویت گذشتہ پرچوں میں بالوضاحت دکھائی جا چکی ہے) وہاں یہی الزام لگانے کے لئے ایک وجہ حضور کی ان پیشگوئیوں کو قرار دیا ہے۔ جو آپ نے بعض دشمنان اسلام کی ہلاکت کے متعلق ان کی بداعمالیوں اور اسلام کے خلاف بدزبانیوں اور بدگوئیوں کی وجہ سے شائع فرمائیں۔ اور جو پوری صفائی کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں چنانچہ اخبار مذکور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"اس مجسم موت کے پتلے نے اپنی بددعاؤں اور نشانات کے شوق میں سینکڑوں کو ہلاک و برباد کیا"

پھر لکھتا ہے:-

"اس قسم کی منحوس پیشگوئیوں کا اس شخص نے اتنا طومار جمع کیا تھا۔ کہ آج تک ان کا سلسلہ جاری ہے حالانکہ اس بندۂ خدا کو پیوند خاک ہوئے انیسواں سال گذر رہا ہے۔ لیکن اس کی ذلت کی طرح ان قاتلانہ اور سفاکانہ نشانات کا سلسلہ ہی ختم ہونے میں نہیں آتا"

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے، چونکہ "علماء" کہلانے والے علوم قرآنی سے بالکل تہی دست ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ ایک مامور من اللہ کی پیشگوئیوں اور نشانات کے متعلق اس قسم کے خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ ورنہ جبکہ قرآن کریم میں انبیاء کے مخالفین اور معاندین کے ہلاک اور تباہ ہونے کا بار بار ذکر موجود ہے۔ اور انبیاء کی ایسی دعائیں پائی جاتی ہیں۔ جو انہوں نے اپنے مخالفین کے تباہ و برباد ہونے کے متعلق کیں۔ اور وہ پوری ہوئیں تو کوئی شخص مسلمان کہلا کر اور قرآن کریم پر ایمان لا کر کیونکر اس قسم کا اعتراض کر سکتا ہے۔ جو علماء کی جمعیۃ کے اخبار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا ہے ۞

اگر "الجمعیۃ" کے نزدیک ایک مدعی نبوت کا اپنے مخالفین کی تباہی کے لئے دعا کرنا اسے "مجسم موت کا پتلا" بنا دیتا ہے۔ اور جب اس کی دعا قبول ہو تو اسے "قاتلانہ اور سفاکانہ نشان" کہا جا سکتا ہے۔ تو علماء کی جمعیۃ کا ان انبیا کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ جن کی اپنے مخالفین کے متعلق دعائیں خود خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۷۱-۲۷)

نوحؑ نے کہا اے میرے رب روئے زمین پر کافروں کو زندہ نہ چھوڑ کیونکہ اس لئے کہ اگر تو ان کو زندہ رہنے دیگا۔ تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے۔ اور ان کے ہاں جو اولاد ہو گی وہ بدکار کافر ہو گی ۞

غور کیجئے۔ کیسی دل ہلا دینے اور کپکپی پیدا کر دینے والی دعا ہے۔ کہ کافروں میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ رہے۔ پھر کیا یہ پوری ہوئی یا نہیں۔ ضرور پوری ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے دشمنوں اور بدخواہوں کو ہلاک و برباد کر دیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ (۲۱-۷۶)

کہ جب پہلے نوحؑ نے دعا کی۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اسے اور اس کے اہل کو بڑی تکلیف سے نجات دی۔ اور اس قوم کے مقابلہ میں جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتی تھی۔ اسے مدد دی۔ بیشک وہ بہت بری قوم تھی۔ اسی وجہ ہم نے اس کے سب لوگوں کو غرق کر دیا ۞

اب ایک طرف حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کو پڑھیے اور دوسری طرف جس رنگ اور طریق سے وہ پوری ہوئی اسے دیکھئے۔ جب خدا تعالیٰ کا اپنا ارشاد موجود ہے۔ کہ ہم نے نوحؑ کی دعا کو قبول کر لیا۔ اور اس کی سب قوم کو غرق کر دیا۔ تو پھر اس قوم کے ہلاک اور تباہ ہونے میں کیا شبہ رہ گیا ۞

جس وقت حضرت نوحؑ کا یہ نشان پورا ہوا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے ان کے منکروں میں سے چونکہ کسی کو زندہ ہی نہ چھوڑا تھا۔ اس لئے اس وقت تو کسی نے حضرت نوحؑ کو نعوذ باللہ "مجسم موت کا پتلا" نہ کہا ہو گا۔ اور نہ ان کے اس نشان کو "قاتلانہ اور سفاکانہ" قرار دیا ہو گا۔ لیکن اب علماء کی جمعیۃ نے پیدا ہو کر یہ فرض بھی ادا کر دیا ۞

جمعیۃ العلماء والے یہ اقرار تو ضرور کرینگے۔ اور اگر زبان سے اقرار نہ کریں۔ تو ان کے وجود ہی اس بات کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ تو حضرت نوحؑ کی طرح اپنے تمام مخالفوں اور منکروں کے ہلاک ہونے کی دعا کی۔ اور نہ ہی اس دعا کا ظہور ہوا۔ ہاں آپ نے بعض ایسے لوگوں کے متعلق جو اسلام اور بانی اسلام کی بے حد ہتک کرنے کی وجہ سے اپنے لئے ہلاکت کے سامان اپنے ہاتھوں مہیا کر چکے تھے۔ ان کی موت کی خبر خدا تعالیٰ سے پا کر قبل از وقت شائع کر دی۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی۔ اور دنیا کا کوئی انتظام اس کے پورا ہونے میں روک نہ ڈال سکا ۞

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس قسم کے نشانات کی وجہ سے اور اس قسم کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے باعث علماء کے نزدیک خونی اور سفاک ہیں۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق وہ کیا کہتے ہیں جنہوں نے اپنے تمام منکروں کے ہلاک ہونے کی دعا کی۔ اور خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کر کے ان کے تمام دشمنوں کو ہلاک کر دیا ۞

پھر دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور فرعونی قوم کے متعلق خدا تعالیٰ کے حضور کیا عرض کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے:-

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (۱۰-۸۹)

موسیٰ نے کہا۔ اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور دنیا کی زندگی کا مال دے رکھا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ تیرے بندوں کو تیری راہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب ان کے اموال کو تباہ کر دے۔ اور ان کے دلوں پر تشدد کر۔ یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھیں ۞

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی یہ دعا پوری ہوئی۔ فرعون اور اس کی قوم ہلاک اور برباد ہو گئی۔ کیا اس نشان کو بھی قاتلانہ اور سفاکانہ کہا جائے گا ۞

اگر علماء کی جمعیۃ والے اس وقت دنیا کے کسی گوشہ میں موجود ہوتے۔ جس وقت حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ کے یہ نشانات پورے ہوئے۔ اور خود ان نشانات کا نشانہ بننے سے کسی طرح بچ سکتے۔ تو ضرور وہی کچھ کہتے۔ جو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ اور اسی طرح حضرت موسیٰؑ اور حضرت نوحؑ کو خدا کے صادق اور سچے نبی تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے۔ جس طرح آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے متعلق کر رہے ہیں۔ تاہم وہ اپنے اقوال کے ذریعہ اس فاصلہ کو جو قدرت نے ان کے اور مذکورہ بالا انبیاء کے زمانہ میں رکھا تھا۔ بڑی سُرعت کے ساتھ طے کر کے حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ کے مکذبین کے قائمقام بن رہے ہیں۔

ان حالات میں اگر یہ کہا جائے۔ تو بالکل درست ہوگا کہ ان علماء کہلانے والوں کے دلوں میں نہ تو گذشتہ انبیاء کی کوئی عزت و توقیر ہے نہ قرآن کریم کی کوئی قدر و عظمت۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی کوئی پرواہ۔ ورنہ وہ اتنی دیدہ دلیری سے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے اعتراضات کا نشانہ بناتے جنکی زد خدا تعالیٰ پر پڑتی ہے۔ جن سے قرآن کریم کی آیات کی تکذیب ہوتی ہے۔ اور جن سے گذشتہ انبیاء حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت بہت زیادہ زیر الزام ٹھہرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر "خونی علماء" کے ساتھ ہی "جاہل علماء" بھی کہا جائے۔ تو بالکل صحیح اور درست ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنی بات بات سے جہالت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ یوں تو تاک لگائے بیٹھے رہتے ہیں کہ کسی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت اضطراراً کوئی غلطی ہو۔ تو یہ چیل کی طرح جھپٹ کر اس کا منہ نوچ لیں۔ تا وہ کبھی قرآن کریم کو ہاتھ لگانے کی جرأت ہی نہ کرے۔ لیکن ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ قرآن کریم کی صریح اور بین آیات کے خلاف صفحوں کے صفحے سیاہ کرتے رہتے ہیں۔ دُعا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ یا پھر اپنی مخلوق کو ان کے مکروں اور حیلوں سے بچالے۔

## مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق عُلمائے مکہ کے فتوے

دُنیا جانتی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مخالفین میں سے ہیں۔ جنہوں نے آپ کے خلاف فتنوں کا تیور لگایا۔ یہ اس جری اللہ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو مکذبین و منکرین کی طرف سے جرنیل کی حیثیت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ خواہ شکست خوردہ جرنیل ہی ہوں۔ ہاں انہیں یہ بھی فخر ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد زندہ ہیں۔ خواہ ان کی زندگی کسی قسم کی ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ اور ایسے ہی زندہ ہیں۔ جیسے انبیاء کے بعض مکذبین زندہ رہا کرتے ہیں اور اہل بصیرت جانتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کی زندگی کس قدر خوش کن اور باعزت زندگی ہے۔ اور مولوی صاحب بھی گو زبان سے انکار کریں۔ جیسا کہ صداقت سے انکار کرنا ان کا شیوہ ہے۔ دل میں ضرور یہ کہتے ہونگے۔ کہ کاش وہ زندہ نہ رہتے۔ تا انہیں یہ ذلت خواری اور حسرت کا دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے۔ جو آج کل نصیب ہو رہے ہیں۔ اور ان کی زندگی کو تلخ بنا رہے ہیں۔ انبیاء کی مخالفت ایک زہر ہوتی ہے۔ جس کے کھانے والا آج تک کبھی کوئی نہیں بچا۔ وہ ایک آگ ہوتی ہے۔ جس میں کودنے والا کبھی کوئی سلامت نہیں نکلا۔ پھر بھلا مولوی صاحب اس اٹل قانون سے کیونکر بچ سکتے تھے چنانچہ ایک زمانہ تو وہ تھا کہ مولوی صاحب کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سب و شتم اور تکفیر کے تیر پھینکے جاتے تھے۔ مگر آج یہ زمانہ ہے کہ خود ان کے ہم مشرب و ہم عقیدہ ہندوستانی ہی نہیں بلکہ علماء مکہ بھی ان کے متعلق کفر کے فتوے دے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کیلئے ان سے لا مساس کے احکام جاری ہو رہے ہیں۔ چنانچہ کتاب "فیصلہ مکہ" میں ان کے متعلق فتاویٰ میں سے بعض نمونۃً ذیل میں درج ہیں۔

(۱) شیخ محمد بن عبداللطیف آل شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کا فتویٰ ہے

"نہ تو مولوی ثناء اللہ سے علم حاصل کرنا چاہیئے اور نہ اس کی اقتدا جائز ہے۔ اور نہ اس کی شہادت قبول کی جائے نہ اس سے کوئی بات روایت کی جائے۔ اور نہ اس کی امامت صحیح ہے۔ میں نے اس پر حجت قائم کر دی۔ مگر وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔ پس اس کے کفر اور مُرتد ہونے میں کوئی شک نہیں اور جو شخص مولوی ثناء اللہ کی حمایت میں کسی سے جھگڑے۔ اس سے بھی کنارہ کشی کرنا واجب ہے"

(۲) شیخ حسین بن یوسف الدمشقی مدرس حرم کا فتویٰ ہے:-

"مولوی ثناء اللہ اپنی خواہشات کا بندہ ہے۔ اور اپنے نفس کا غلام ہے"

(۳) سلیمان بن محمد جمہور النجدی کا فتویٰ حسب ذیل ہے:-

"تفسیر القرآن بکلام الرحمان میں جن آیات کی تفسیر کی گئی ہے۔ اس کا مفسر خود بھی گمراہ ہے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ جہمی ہے۔ اس کی تمام کوششیں اس تصنیف میں ضائع ہو گئیں۔ پس مسلمانوں پر واجب ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ سے مقاطع کریں۔ اور حکام کا فرض ہے۔ کہ اس کو زجر و توبیخ کریں۔ اگر با ایں ہمہ وہ توبہ نہ کرے۔ تو نہ تو اس کو سلام کہا جائے۔ اور نہ اس کے ساتھ نشست و برخاست کی جائے اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ نہ اس کی قبر پر دُعا کے لئے کوئی کھڑا ہو"

اُمید ہے۔ علماء مکہ کو خاص قدر و وقعت کی نظر سے دیکھنے والے مسلمان ان کے ان فتووں کی بھی خاص طور پر قدر کرینگے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو ویسا ہی سمجھینگے جیسا کہ ان میں قرار دیا گیا ہے۔

## لاوارث مُسلمان عورتیں اور بچے

خلافت کمیٹی دہلی کے ایک اعلان سے معلوم ہوا کہ گذشتہ سال گیارہ ماہ کے عرصہ میں جن لاوارث لڑکوں، لڑکیوں اور عورتوں کی حفاظت کا کمیٹی نے انتظام کیا۔ ان کی مجموعی تعداد ۱۲۸ ہے۔ ان میں سب سے بڑی تعداد یعنی ۹۵ ان عورتوں لڑکیوں اور نابالغ بچوں کی ہے۔ جو کسی نہ کسی طرح اپنے گھروں اور اپنے وارثوں سے بچھڑ گئے۔ انہیں جائز وارثوں کے پاس پہنچایا گیا۔

اس قسم کا انتظام ہر بڑے مقام پر پہلے سے ہی ہونا ضروری تھا۔ لیکن کچھ عرصہ سے شدھی کے شیدائیوں نے جو طریق اختیار کر رکھا ہے۔ اور جس کے متعلق بارہا ایسے واقعات شائع ہو چکے ہیں۔ کہ مسلمان بچوں کو ورغلا کر آریوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا اور مسلمان عورتوں کو کسی محرم کے ہمراہ نہ ہونے کے باعث اپنے جال میں پھنسا لیا۔ اس وجہ سے ایسے انتظام کی ضرورت بہت زیادہ پیدا ہو گئی ہے۔ اور اگر ہر جگہ خلافت کمیٹیاں دہلی کی خلافت کمیٹی کی تقلید میں اس اہم کام کو اپنے ہاتھ میں لینگی۔ تو مسلمانوں کے خاص شکریہ کی مستحق ہونگی۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ مشورہ بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ خلافت کمیٹیاں مسلمانوں کے متعلق تخریبی کام کرنے کی وجہ سے اپنی قدر و منزلت بہت کچھ کھو چکی ہیں۔ اس لئے اگر وہ اپنے نام کو بدل دیں۔ تو کسی تعمیری کام کرنے میں ان کے لئے زیادہ سہولت ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں جس نسبت سے انہوں نے اپنا موجودہ نام رکھا تھا۔ جب وہی نہ رہی۔ تو یہ نام کس کام کا؟ کیوں اس بے معنی نام کو ترک کر کے کوئی بہتر نام نہ رکھا جائے۔

## حضرت مسیحؑ کے خیر مقدم کی تیاریاں

رائٹر کی نیویارک سے یکم فروری ۱۹۲۷ء کی چلی ہوئی حسب ذیل برقی خبر ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوئی ہے:-

"مسز اینی بیسنٹ نے کیلے فورنیا میں ایک قطعہ خریدنے کے لئے جس کا نام "ہیپی ویلی" (وادیٔ مسرت) ہے۔ چالیس ہزار پونڈ کی اپیل کی ہے۔ اس مقام پر تہذیب کا ایک شہر تیار کیا جائیگا جہاں مسیح کرشنا مورتی کے دوش پر سوار ہو کر تشریف لائینگے نئی بستی کے لئے اوجائی کی وادی جو کہ وینچورا کے پاس ہے منتخب کی گئی ہے"

وہ مسلمان جو دمشق میں منارۃ البیضاء پر حضرت مسیح کے اترنے کے منتظر بیٹھے ہیں۔ اس خبر سے ضرور پریشان ہونگے۔ اور خاص کر اس لئے کہ جس قسم کا منارہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے لئے قرار دیتے ہیں۔ ویسا دمشق میں کوئی ہے ہی نہیں ہے۔ مگر ہم یانگ دہل

# علاقہ ارتداد میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

## ساندھن کا واقعہ ارتداد

ساندھن علاقہ آگرہ میں امسال ڈیڑھ سو کے قریب مرد وزن مرتد ہوئے ہیں۔ جس سے اسلامی دنیا کو بجا طور پر سخت صدمہ ہوا ہے۔ آریوں کے اس نئے حملہ کا جواب ہر ایک اسلامی فرقہ نے اپنے اپنے رنگ میں دیا ہے۔ اخباری دنیا میں ایک شور بپا ہے بہت سے دوست اشتہاروں پر زور دے رہے ہیں۔ اور غالباً یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ صرف اشتہار بازی سے ہی دشمن حواس باختہ ہو کر بھاگ جائے گا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ قادیان کی نسبت مدح و مذمت دونوں قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے جو فوری طور پر کارروائی کی گئی ہے۔ اس کا اعلان اخباروں میں نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی مناسب تھا۔ لیکن ہماری خاموشی کی وجہ سے چونکہ بعض اسلام کے نادان دوستوں کی طرف سے اس قسم کے مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ جن سے اصل کام کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے مجبوراً چند ضروری امور کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے۔

اخبارات میں عام طور پر شائع کیا گیا ہے۔ کہ مسلمان جماعتیں میدان ارتداد سے واپس ہو چکی ہیں۔ میں اور جماعتوں کی بابت تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قادیان علاقہ ارتداد میں متواتر کام کرتی رہی ہے۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی میدان ارتداد احمدی جماعت کے مبلغوں سے خالی نہیں رہا۔ کوئی ایسا وقت نہیں گذرا۔ جبکہ ایک درجن سے زائد احمدی علماء اس علاقہ میں موجود نہ ہوں۔ ان کی تقسیم عام طور پر اس طرح رہی ہے۔ علاقہ متھرا اور آگرہ ۳ مبلغ۔ انہوں نے علاقہ بھرت پور سے بھی متواتر تعلق رکھا۔ چنانچہ موضع اکرن والی مائی جیا ساندھن میں ہمارے مبلغین کے ہاں رہی ہے۔ اور اس کا پوتا احمدیہ سکول ساندھن کی چار جماعتیں پاس کر کے آج کل قادیان میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور اکرن کے ملکانے اکثر آکر ہمارے مبلغوں سے ساندھن میں ملتے رہتے ہیں۔ ان تین آدمیوں کے علاوہ ضرورت کے ماتحت تعداد بڑھا دی جاتی ہے۔ چنانچہ ارتداد کی خبر سنتے ہی پانچ آدمی بھیجے گئے ہیں۔ جو آج کل اسی علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب گریجویٹ اور علاقہ ملکانہ کے پرانے تجربہ کار مبلغ ہیں۔ ایک ڈاکٹر اور ایک حکیم اور دوسرے دو دوست بھی علاقہ ملکانہ سے دیرینہ تعلق رکھنے والے ہیں۔

ان مزید پانچ آدمیوں کا فوراً روانہ کر دینا جماعت قادیان کی طرف سے آریوں کی اس نئی کوشش کا اصل جواب ہے۔ اسی طرح سے ضلع آگرہ میں بھی اس وقت ہمارے آٹھ آدمی کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح علاقہ مین پوری میں کم و بیش ۶ مبلغ اور اضلاع ایٹہ اور فرخ آباد میں ۳ مبلغ رہے ہیں۔ ان مقامی مبلغوں کے علاوہ وفود بھی دورہ پر جاتے رہتے ہیں۔ جو ان لوگوں کے کام کی پڑتال کرتے رہتے ہیں۔ اور موقع بموقع وعظ و نصیحت کی مجالس بھی قائم کرتے ہیں۔ چنانچہ نومبر ۱۹۲۶ء میں ساندھن میں سالانہ جلسہ کیا گیا تھا جس میں علاقہ ملکانہ کے مختلف دیہات کے لوگ شامل ہوئے۔ پس علاقہ ارتداد میں کس جماعت نے ۱۹۲۳ء سے برابر کام جاری رکھا ہے۔ اور میدان نہیں چھوڑا۔ یہ ایک ایسا امر ہے۔ کہ مسلمان خود معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ تا اخباری رپورٹوں اور حقیقی کام میں امتیاز ہو سکے۔

اب میں خاص ساندھن کے واقعہ کو لیتا ہوں۔ ہمدم لکھنؤ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۲۷ء میں مولوی عبدالحی صاحب نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ساندھن احمدیہ جماعت نے اپنا مرکز قائم کیا۔ حالانکہ وہاں ضرورت نہ تھی۔ اصل بات یہ ہے۔ جیسا کہ مولوی صاحب خود لکھتے ہیں۔ ہمارے جانے سے پہلے جیسا کہ عام طور پر دیہاتوں کا قاعدہ ہے۔ ساندھن میں مخالف گروہ موجود تھے۔ جو ایک دوسرے پر مقدمات چلاتے رہتے تھے۔ ایک گروہ اسلام کے زیادہ قریب تھا۔ اور سنی مسلمان انجمنیں اسی گروہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ اور مسلمانوں میں ان کی عزت و تکریم تھی۔ دوسرا گروہ صرف نام کا مسلمان تھا۔ اس کے افراد کے اسماء اور رسومات و طرز لباس کا ہندوانہ تھا۔ اور اس کے اکثر افراد سر پر چٹیا بھی رکھتے تھے۔ اس سے بہت بگڑے۔ اور ان کو خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ مرتد ہو کر آریہ ہو جائیں۔ تا وہ آریوں سے ایسے ہی مفاد حاصل کر سکیں جیسے کہ ان کا معاند گروہ مسلمانوں سے حاصل کر رہا ہے۔ اپریل ۱۹۲۳ء میں قریب تھا۔ کہ یہ لوگ مرتد ہو جائیں بلکہ ایک دن صبح کے وقت لڈو وغیرہ بانٹے جانے والے تھے۔ نصف ساندھن مرتد ہو جانے کے لئے بالکل تیار تھا۔ کہ ہم لوگ وہاں پہنچے۔ اور ان کو سمجھا بجھا کر شدھی سے روکا گیا۔ اور ان سے وعدہ کیا گیا۔ کہ ان کے لئے ایک علیحدہ مسجد اور مدرسہ بنوا دیا جائے گا۔ اس سے وہ ارتداد سے رک گئے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت تک رکے ہوئے ہیں۔ مسجد اور مدرسہ قائم کرنا۔ تا کہ ارتداد رک جاوے کوئی بری بات نہ تھی۔ جس کے لئے ہماری جماعت پر الزام لگایا جاتا ہے۔ پنجاب میں مسلمانوں کے بعض گاؤں میں لوگوں کے آپس کے دنیاوی تضاد اور عناد کی وجہ سے متعدد مساجد دیکھنے میں آتی ہیں۔ اور اگر راجپوتوں کا گاؤں ہو۔ تو تعداد مساجد اور بھی زیادہ ہوگی۔ یہ اس قوم کے افسوسناک اکھڑپنے کی وجہ سے ہے۔ اس کی ذمہ داری کسی جماعت یا فرقہ پر عائد کرنا بے جا ہے۔

چار سال تک اسی طرح کام چلتا رہا۔ اور ایک سال سے ہمارے سکول کو گورنمنٹ ایڈ بھی ملنی شروع ہو گئی ہے۔ ۱۹۲۶ء کے اخیر میں پولیس نے بعض ملکانوں کو بد چلنی کی وجہ سے گرفتار کیا۔ گرفتار ہونے والوں کا خیال تھا۔ کہ در اصل یہ کارروائی اس گروہ کی طرف سے ہوئی ہے۔ جو سنیوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہم سے امداد طلب کی۔ چونکہ ہماری رائے میں پولیس ان لوگوں کو گرفتار کرنے میں حق بجانب تھی۔ اس لئے ان کی مدد نہ کی گئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ انہوں نے آریوں سے مدد طلب کی۔ غالباً آریہ بھی ایسے لوگوں کی مدد نہ کرتے۔ لیکن سوامی شردھانند کے قتل کی وجہ سے چونکہ ان کا جوش انتقام حد سے گذر چکا تھا اس لئے وہ ان لوگوں کی مدد کے لئے اس وعدہ پر تیار ہو گئے۔ کہ رہا ہونے کے بعد مرتد ہو جائینگے۔ مقدمہ ایک ہندو مجسٹریٹ کی عدالت میں تھا۔ وہ لوگ رہا ہو گئے۔ اور اس کے بعد مرتد ہو گئے۔

ہماری طرف سے اگر ان کے مقدمہ کی پیروی کی جاتی۔ اور اس میں کامیابی ہوتی۔ تو اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ وہ ہرگز مرتد نہ ہوتے۔ ان تمام حالات سے ظاہر ہے۔ کہ احمدی جماعت کا وجود اور قیام ساندھن میں کس قدر ضروری ہے۔ ایک جماعت یا فرقہ دو معاند فریقوں کے ساتھ یکساں تعلق نہیں رکھ سکتا۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ دونوں فریق کسی نہ کسی اسلامی جماعت سے تعلق رکھیں۔ بجائے اس کے کہ ساندھن میں ایک ہی جماعت ہو۔ اور ملکانوں کے دونوں فریقوں میں سے ایک کو آریوں کی پناہ لینی پڑے۔ مولوی عبدالحی صاحب خود اپنے مضمون کے اخیر میں دبی زبان سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"چونکہ قادیانی جماعت کا کوئی ذمہ دار شخص اس وقت موجود نہ تھا۔ لہذا ان لوگوں نے شدھی سبھا کے دامن میں پناہ لی"

اگر تھوڑے عرصہ کے لئے قادیانی جماعت کے ذمہ دار اشخاص کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ شدھی سبھا میں پناہ لینے کے لئے مجبور ہو گئے۔ تو اس گاؤں کو اگر قادیانی بکلی ترک کر دیں تو کس قدر فساد کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ غرض ہم اپنے امکان کے مطابق کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کا اجر محض اللہ تعالےٰ سے چاہتے ہیں۔

آخر میں مولوی صاحب نے کچھ ذاتیات کے متعلق ذکر کیا ہے اس کو میں چھوڑتا ہوں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً۔ ہماری فرقہ بندیاں عارضی ہیں۔ اور ایک دن ہم سب ایک ہو جانے والے ہیں۔ اس لئے ذاتی امور کے متعلق ذکر کر کے آپس کے تعلقات کو کشیدہ نہیں کرنا چاہیئے۔

ہمیں ملکانوں میں کام کرنے کا فرقہ وارانہ رنگ میں بالکل کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ لوگ کسی رنگ میں بھی جماعت کو

تقویت دینے کا موجب نہیں ہو سکتے۔ اگر ہمیں فرقہ دارانہ خود غرضی مدنظر ہوتی۔ تو ہم لوگ پنجاب میں زیادہ زور دیتے۔ جہاں کا ایک آدمی ملکانوں کے سو آدمیوں کے برابر ہے ملکانوں میں کام سے ہماری غرض صرف اسلام اور اسلامیوں کی عزت اور عظمت کو قائم رکھنا ہے۔ اور ہم خدا سے کامل امید رکھتے ہیں۔ کہ آریہ کیا کل دنیا کے مخالفین اسلام بھی ہمارے مقابل نہیں ٹھہر سکتے۔ اور ہندوستان میں آریہ سماج کو شکست دینا بہت آسان ہے۔ لیکن یہ مقابلہ محض مذہب کی صداقت کا نہیں۔ بلکہ ایک رنگ کی سیاست ہے۔ اور اس میں روپیہ کا سوال ہے ہمارے پاس دیانت۔ جوش اور کارکن ہیں۔ مگر اس مقابلہ کے مطابق ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کام میں دیر ہو رہی ہے ✦

(فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

## ایک آنریری مبلغ

یوں تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر فرد بفضلہ تعالےٰ مبلغ ہے اور اکثر دوست ہیں، کہ وہ کام بہت کرتے ہیں۔ مگر قادیان میں اطلاع دینا ضروری نہیں سمجھتے گو یہ غلطی ہے۔ تاہم طبائع ہیں کہ وہ کسی نمود کو کبھی پسند نہیں کرتیں۔ پھر بھی کبھی ایسے دوستوں کے کاموں کا علم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی (سابق پنڈت دیوان چند) نے اپنے چند ماہ کے قیام دکن کے زمانہ میں جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی مرتبہ انگریزی کتاب

Extracts from the Holy Quran

کی دو سو جلدیں متلاشیان حق کو بھجوائیں۔ اب شیخ صاحب نے ۱۸ جلدیں دفتر دعوۃ و تبلیغ کو بغرض تبلیغ مستحق ہاتھوں میں پہونچانے کے لئے عنایت فرمائی ہیں۔ اور جو فہرست معطیان ارسال کی ہے۔ وہ شیخ صاحب کے داماد مرزا برکت علی صاحب کی سعی کا نتیجہ ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسمائے معطیان حسب ذیل ہیں:-

| نام | شہر | ملک | تعداد | |
|---|---|---|---|---|
| (۱) مرزا برکت صاحب امیر جماعت احمدیہ | عبادان | (ایران) | ۵۰ | جلدیں |
| (۲) بابو محمد بخش خانصاحب | عبادان | (ایران) | ۵ | جلدیں |
| (۳) بابو عبدالرحمٰن صاحب | ″ | ″ | ″ | ″ |
| (۴) بابو امام الدین صاحب | ″ | ″ | ۱۰ | ″ |
| (۵) مستری محمد رفیق صاحب | ″ | ″ | ۵ | ″ |
| (۶) مستری محمد رشید صاحب | ″ | ″ | ۵ | ″ |
| (۷) جناب بابو نوری صاحب | بصرہ | عراق | ۵ | ″ |
| (۸) خواجہ غلام حسین صاحب | ″ | ″ | ۲۵ | ″ |
| (۹) ملک محمد حسین صاحب | ″ | ″ | ۱۰ | ″ |
| (۱۰) نواب جلیل القدر صاحب | ″ | ″ | ۵ | ″ |
| (۱۱) سید طریق اللہ صاحب | ″ | ″ | ۲۰ | ″ ۲م |

# مشاہدات عرفانی یا لنڈنی چٹھی

(نمبر ۱۹)

### تبلیغی مساعی

سلسلہ کی تبلیغی مساعی یہاں سال نو کے آغاز کے ساتھ بحمد للہ بڑھ گئی ہیں۔ جمعہ کی نماز میں اب پہلے سے بہت زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اور اتوار کے لیکچروں میں بھی حاضری بہت بڑھ گئی ہے۔ تبلیغ کے لئے چھوٹے چھوٹے اشتہارات یا اطلاعی اعلانات شائع کرنے کے اخراجات کو اقتصادی نقطہ خیال سے کم اور اس کے اثر کو وسیع کرنے کے لئے "احمدیہ کال" کے نام سے ایک چھوٹا سا چار صفحہ کا ایک رسالہ شائع کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ اور یہ رسالہ اپنے مطبع میں (جو احمدیہ پرنٹنگ پریس کے نام سے کھول لیا گیا ہے) چھپتا ہے۔ ایک نومسلم انگریز یہ سب کام نہایت محنت اور اخلاص سے کرتا ہے۔ یہ "احمدیہ کال" اور پرنٹنگ پریس کسی شاندار مستقبل کے لئے بطور بیج کے ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس کی اشاعت کا پہلا اثر تو یہ ہوا ہے۔ کہ اتوار کے لیکچروں میں حاضری بہت بڑھ گئی ہے پچھلے اتوار کو بہت اچھی حاضری تھی۔ شہر کے مختلف حصوں میں یہ کال تقسیم ہوا ہے ✦

عام طور پر بھی لوگوں کی دلچسپی کو میں بڑھتے ہوئے محسوس کرتا ہوں بعض لوگوں کو شائد کبھی یہ خیال آتا ہے۔ (جس کو میں شیطانی وسوسہ کہوں گا۔) کہ میں سلسلہ کے تبلیغی مرکز کے متعلق اپنی رپورٹوں میں بہت کچھ لکھ جاتا ہوں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ مگر سلسلہ کے مفاد اور اشاعت کے مصالح مجھے مجبور کر دیتے ہیں۔ کہ میں کچھ نہ لکھوں۔ اس لئے کہ بہت سے امور ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے اظہار کا نفع ان کے نقصان سے کم ہوتا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت کے فرائض میں یہ داخل ہو کہ وہ تبلیغی ضروریات کے مہیا کرنے کی طرف ساری توجہ مبذول رکھیں اور تبلیغی جماعت کا یہ فرض ہوگا۔ کہ اشاعت و تبلیغ کے لئے ان اسباب کا بہترین انتظام کرے۔ اس طرح پر یہ دونو متحدہ قوتیں انشاء اللہ بہترین نتائج پیدا کریں گی ✦

### تبلیغی ضروریات

میں اپنے ایسے جائز اور بجا فضل پر (جو میرے مولیٰ نے مجھے سلسلہ کا پاینیر اخبار نویس بنا کر کیا) ہمیشہ فخر کرتا رہوں گا۔ وہی اخبار نویسی کا مذاق اور کریٹی سزم کی عادت مجھ سے بعض اوقات ایسی باتیں لکھوا دیتی ہے۔ جو دوسرے ناپسند کر سکتے ہیں۔ مگر میں یقین دلاتا ہوں۔ اور اخلاص سے کہتا ہوں۔ اور حسن نیت سے لکھتا ہوں۔ تبلیغی ضروریات کے لئے توجہ دلاتے رہنا یہ ناظر تبلیغ کا فرض ہے۔ سلسلہ وہ اسے اپنی فرصت اور قوت کے موافق کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ میرے اپنے مذاق کے موافق اس میں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ مثلاً یہاں نماز کی کتاب کی ضرورت تھی۔ ریویو کی اشاعت کے لئے مستقل اور باقاعدہ جہاد کی حاجت ہے۔ میں پرائیویٹ تحریکوں سے واقف نہیں۔ لیکن پبلک میں یہ تحریک بار بار ان کی طرف سے ہوتی چاہیئے۔ اگرچہ میں جماعت کے ایثار اور جوش کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی ضرورت کو کم محسوس کروں۔ مگر فطرت کا تقاضا ہے کہ بار بار یاد دہانی ہو ✦

نماز کی کتاب کے لئے میں پچھلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ کہ صاحبزادہ منظور محمد صاحب کی مرسلہ ۲۰ کاپیاں پہونچ گئی ہیں۔ برادر مکرم فضل الحق صاحب محکمہ وائرلیس ۱۰ جلدوں کی قیمت ناظر صاحب بیت المال کو بھجواتے ہیں۔ میں یقین آمیز توقع رکھتا ہوں۔ کہ میرے اس خط کی اشاعت تک یہ دو سو کاپیوں کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ تبلیغی ضروریات کے سلسلہ میں بعض خاص مضامین پر چھوٹے چھوٹے پمفلٹ لکھوانے اور شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ اور سب سے بڑی ضرورت قرآن مجید کے چھپ کر شائع ہو جانے کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وغیرہ بہت سی ضرورتیں ہیں۔ میں نے جدید اشاعت انگریزی اخبار سن رائز میں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ اور تعلیم پر ایک رسالہ کا اعلان پڑھا ہے۔ جو عزیز مکرم میاں فخر الدین صاحب کتاب گھر نے شائع کیا ہے۔ میں ان کی ہمت کی داد دیتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ✦

کیا میرے دوست اس رسالہ کی کم از کم ایک سو کاپیاں یہاں بھجوا سکیں گے۔ میں کتاب گھر سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس مفت اشاعت کے لئے وہ انتہائی کم قیمت پر اس کو مہیا کرنیکا اعلان کریں۔ تاکہ احباب کو موقعہ مل سکے اور اس طرح پر وہ میں اور احباب یکساں اشاعت کے ثواب کے مستحق ہو سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے۔ میرے پاس اس وقت مال نہیں۔ ورنہ میں تو اس کی ایک ہزار کاپی بھی یہاں بھجوا دینا آسان سمجھتا۔ اور اپنی خوبی قسمت پر ناز کرتا اور سجدات شکر بجا لاتا۔ کہ یہ موقعہ ملا۔ تاہم میں خوش ہوں۔ کہ دل میں اس تحریک کو محسوس کرتا ہوں۔ اور مولےٰ کریم سے نیۃ المومن خیر من عملہ کے ماتحت حسن نیت کی اور پھر عمل کی بھی توفیق چاہتا ہوں ✦

### لنڈن نیویارک سے کلام کرتا ہے

میں نے اپنی کسی پہلی چٹھی میں لکھا تھا کہ سال نو کے آغاز کے ساتھ ہی لنڈن اور نیویارک کے درمیان

کے ذریعہ ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کر دیا جائے گا۔ اور یہ بھی قرآن مجید کی صداقت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک کھلا کھلا ثبوت ہوگا۔ میں نے ان چٹھیوں میں بھی قرآن مجید کی اس پیشگوئی و اذا النفوس زوجت کے ایک پہلو کی طرف اشارہ کیا تھا۔ یاجوج ماجوج کے کانوں کی لمبائی کے ذکر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مخفی اشارہ رکھا تھا۔ اب حقیقت عیاں ہے۔ کہ تین ہزار میل کے فاصلہ پر سمندر کے پار ایک شخص بیٹھا ہوا لنڈن میں نیویارک میں رہنے والے ایک شخص سے کلام کرتا ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے کے کلام کو اس طرح پر سنتے ہیں گویا ایک ہی کمرے میں ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ٹھیک اسی وقت لاسلکی کے ذریعہ کلام کرنے والے کا فوٹو بھی لنڈن پہنچ گیا۔ اور صبح کے اخبار نے شائع کر دیا۔ اس گفت و شنید کے سلسلہ کے افتتاح کی رسم کسی دھوم دھام اور شان سے ادا نہیں ہوئی۔ بلکہ لنڈن اور نیویارک کے افسران ٹیلیفون نے ایک دوسرے کو کسی تقریب کے ساتھ اسے جاری کر دیا۔ میں چونکہ اس کو قرآن مجید کی عظمت اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک نشان سمجھتا ہوں۔ اس لئے کسی قدر تفصیل سے ان واقعات کو لکھ دینا چاہتا ہوں +

سلسلہ کلام و پیام کے لئے پونے دو بجے کا وقت مقرر تھا یہ لنڈن کا وقت تھا۔ نیویارک میں اس وقت پونے نو بجے کا وقت تھا۔ ایک منٹ پیشتر لنڈن میں "امریکن سروس" صیغہ ٹیلیفون میں کام کرنے والی لڑکی نے لائن کو امریکہ سے ملا دیا۔ یہ انتظام سینٹ پال کے گرجا کے جنوبی برج میں کیا گیا تھا۔ لنڈن کی لڑکی نے لائن کو ملا کر نیویارک کی گھنٹی بجا دی۔ اور نیویارک میں ٹیلیفون پر متعینہ کارکن نے لڈگیٹ ہل کے بڑے گھنٹہ کی آواز کو صفائی سے سنا۔ جب گھنٹہ بج چکا تو لنڈن کے جنرل پوسٹ آفس کے سیکرٹری سر جارج مرے نے امریکہ کی ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کمپنی کے پریسیڈنٹ کو پکارا۔ پہلی اس صدا کے ساتھ ہی گویا باقاعدہ افتتاح ہو گیا۔ پریسیڈنٹ موصوف نے افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج سالہا سال کی تحقیقات اور تجربات کے نتائج کی صورت میں نیویارک اور لنڈن کے درمیان ٹیلیفون کے ذریعہ ہم سلسلہ کلام و پیام کا افتتاح کرتے ہیں۔

اس ذریعہ سے ان دو بڑے شہروں کے لوگ سلسلہ کلام کے حدود میں داخل ہو جائیں گے۔ تین ہزار میل سمندر پار سے دونو شہروں کے لوگ ٹیلیفون کے ذریعہ تبادلہ خیالات اور تجارتی کاروبار کو اس طرح پر سرانجام دے سکیں گے۔ گویا وہ بالمشافہ باتیں کر رہے ہیں +

میں جانتا ہوں۔ کہ آپ کا بھی وہی مدعا ہے۔ جو ہمارا ہے۔ کہ مستقبل قریب میں اس پیغام رسانی کے سلسلہ کو ہم اس قدر وسیع کر سکیں۔ کہ ہمارے ممالک کا ہر ایک آدمی دنیا کے ہر ملک کے ہر آدمی سے بآسانی گفتگو کر سکے +

کوئی شخص سائنس کے اس انکشاف کو قبل از وقت نہ دیکھ سکتا تھا۔ اس کے ذریعہ سے یقیناً کاروبار میں سہولت پیدا ہوگی یہ سہولت و آسائش کا موجب ہوگا۔ اور اس قریبی رشتہ کے ذریعہ اتحاد مضبوط ہوگا۔ اور مفاہمت حسنہ کا باعث بنے گا۔ اگرچہ لنڈن اور نیویارک کے رہنے والے ایک دوسرے سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہیں۔ مگر اس سلسلہ کلام کے ذریعہ وہ حقیقی معنوں میں ہمسائے ہو جائیں گے +

ہم خوش ہیں کہ اس نوبل انٹر پرائز کے ذریعہ ہم ایک دوسرے سے اتحاد عمل کرتے ہیں۔ اور نہایت مستعدی سے اس سلسلہ کی وسعت اور ترقی کے کام کو جاری رکھیں گے۔ میں آپ کو اپنے تئیں مہم کے حل پر مبارکباد دیتا ہوں۔ امریکن ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کمپنی کے سٹاف اور کارکنوں کی نیک تمناؤں کو آپ کے ذریعہ آپ کے رفقائے کار تک وسعت دیتا ہوں +

اس کے جواب میں لنڈن سے سر مرے نے اسی قسم کے خیالات اور نیک تمناؤں کا شکر آمیز جواب دیا۔ اور آخر میں کہا میں اس سلسلہ کلام کو پبلک کے لئے کھل جانے کا اعلان کرتا ہوں +

## پبلک سلسلہ کلام

پبلک میں اس سلسلہ کے جاری ہونے سے بےحد مسرت ہے۔ اور ایک تاریخی حیثیت اختیار کرنے کے لئے بہت سے لوگوں نے پہلا پیام بھیجنے کی تجویزیں کیں اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ مختلف نوعیتوں سے رجوع ہی کو کلام کرنیوالے سب سے پہلے آدمی تھے۔ اخبارات میں سے ڈیلی ایکسپریس نے سب سے پہلے کلام کرنے کے لئے بک کیا ہوا تھا۔ اس کے ایڈیٹر نے اپنے نیویارک کے دفتر کے سرے دفتر سے عرصہ تک گفتگو کا سلسلہ جاری رکھا۔ نیویارک کے میئر نے لنڈن کے لارڈ میئر کو وہاں کے ایک شام کے اخبار ایوننگ سٹینڈرڈ کے ذریعہ نیویارک شہر کی طرف سے پیغام مسرت و تہنیت بھیجا۔ اور لارڈ میئر لنڈن نے اسی اخبار کے ذریعہ شکریہ ادا کیا۔ ڈیلی ایکسپریس (یہ دونو اخبار ایک ہی صاحب کے ہیں) کے ایڈیٹر اور نیویارک کے مشہور اخبار نیویارک ورلڈ کے درمیان گفتگو ہوئی۔ اور تصاویر بھی بذریعہ وائرلیس لنڈن پہنچ گئیں غرض یہ ایک عجیب و غریب مشغلہ کل ٹھیک اس وقت رہا۔ جب کہ ہم جمعہ کی نماز میں مصروف تھے +

## کاروباری گفتگو

ٹیلیفون پر گفتگو کا سلسلہ محض رسمی اور افتتاحی ہی نہ تھا۔ بلکہ کاروباری بھی جاری رہا۔ ایک بنک نے ۲ لاکھ پونڈ کا لین دین ٹیلیفون پر کیا۔ اور ایک تاجر چوب نے ایک ملین فٹ لکڑی کا سودا کیا۔ اور بھی کاروباری گفتگوئیں ہوئیں۔ اور بہت رات گئے تک یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ واشنگٹن سے ایک خبر نیویارک کے واسطہ سے بذریعہ ٹیلیفون لنڈن بھیجی گئی۔ جو اسی شام کو سب سے پہلی خبر بذریعہ ٹیلیفون کے عنوان سے شائع ہو گئی۔ اس طرح پر یہ افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ اور لنڈن کے تمام اخبارات سائنس کے اس جدید کرشمہ پر عجیب و غریب مضامین شائع کر رہے ہیں +

## میری کیفیت

میری قلبی کیفیت کچھ اور ہی تھی۔ ایک طرف خاموشی کے ساتھ خوشی کی لہریں اٹھتی تھیں۔ اور قرآن مجید اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر تو وجد قلبی جاری تھا۔ دوسری طرف ایک حسرت افزا کیفیت پیدا ہوتی اور میں اپنے محسن و مالک مولےٰ کے حضور عرض کرتا تھا

دانی تواں درد مرا کز دیگراں پنہاں کنم

میں جانتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس نیت اور درد کے لئے اس وقت نہیں تو کسی دوسرے وقت مجھے عملی لطف اٹھانے کی توفیق دیدیگا کہ اس کا فضل وسیع اور کرم عمیم ہے۔ اور میں اپنی زندگی میں ان نظاروں کو بہت دیکھ چکا ہوں۔

اس وقت جبکہ مادی دنیا کی پرستار قومیں اور افراد اس جدید انکشاف کے موقعہ پر تاریخی حیثیت پیدا کرنے کے لئے پانچ پونڈ فی منٹ دیکر گفتگوئیں کر رہے تھے۔ قرآن مجید اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر اس سے عملی لطف اور عملی شکریہ کے اظہار کیلئے اپنی جیب کو دیکھتا اور جیب رہ جاتا تھا۔ میں چاہتا تھا۔ کہ کاش میرے پاس پچاس پونڈ ہوتے تو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ٹیلیفون کے ذریعہ نیویارک کو سناتا۔ اللہ تعالےٰ چاہے اور کوئی راہ نکل آئی۔ تو یہ پیغام شائد اسی طریق پر پہنچ جائے۔ بہرحال میرے لئے یہ ایک عجیب مزے کا دن تھا۔ اور میں تنہا ہی اس ذوق سے شاد کام ہو رہا تھا۔ یہ سلسلہ وسیع ہوگا اور اسی سال کے اندر امید کی جاتی ہے۔ کہ کل برٹش ایمپائر میں جاری ہو جائے تو تعجب نہیں۔ اس طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری شان سے پوری ہوگی۔ جو آپ نے ایک کشف میں لنڈن میں ایک منبر پر تقریر کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قصر خلافت میں بیٹھے ہوئے دنیا کے کونوں میں اپنے الفاظ اور انفاس طیبہ سے پیغام پہنچا سکیں گے۔ وہ کیسا مبارک دن ہوگا۔ وقت قریب ہے کہ ہندوستان کے ساتھ بھی سلسلہ کلام جاری ہو جائے۔ کوئی عالی حوصلہ بزرگ نیت کر رکھے۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پہلے پیام کے ثواب کے لئے سابق بالخیرات ہو۔ عرفانی خود بھی نیت رکھتا اور اپنے محسن مولیٰ سے مانگتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے ہی یہ توفیق دے۔ اور اس کے فضل سے کچھ بعید نہیں +

تبلیغ کے راستہ کھل رہے ہیں۔ اور بہت زور سے کھل رہے ہیں۔ دنیا اپنی تجارتوں اور کاروباری سکیموں کے فکر میں ہے۔ ہمارا کاروبار ہماری تجارت ایک ہی ہے۔ اور وہ سلسلہ احمدیہ کو آفاق میں پہنچانا ہے۔ اور اس کے لئے اب اس قدر جلد جلد سامان پیدا ہو رہے ہیں

معلوم کہ ہم کو اپنی رفتار تیز کرنا چاہیئے۔ اور میں لکھ چکا ہوں۔ کہ ریویو کی اشاعت میں کوشش کرو۔ کہ یہ نہایت سہل اور آسان ذریعہ ہے۔ میں نے یہ نوٹ لکھ کر ختم ہی کیا تھا۔ کہ تازہ ترین تاروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان بھی اس سلسلہ کو وسیع کرنے کے لئے زبردست کوشش کر رہا [illegible] اشاعت تک کہاں کہاں یہ سلسلہ جاری ہو جائے + (وقائع از لندن)

# مرثیہ جناب خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم

(از منشی قاسم علی خان صاحب قادیانی)

طلسم ہستی فانی کھلا نیرنجیاں ہوکر
جو ارباب کرم نے آنکھ پھیری مہرباں ہوکر

ہوئے امید کے گل خار پامال خزاں ہوکر
تہ خاک آرزوئیں کیں زمیں نے آسماں ہوکر

دکھاؤں زخم دل اوسکو جو دیکھے دل کی آنکھوں سے
سناؤں حال غم اوسکو سنے جو ہمزباں ہوکر

چھپی کس سے نہیں تلخی و ناکامی زمانہ کی
ہمیشہ کون دنیا میں رہا ہے شادماں ہوکر

کبھی وہ مہ لقا جو سینکڑوں گھر کا اجالا تھے
ہوئے خاک سیہ جلکر اڑے غم سے دھواں ہوکر

کبھی وہ آنکھ جس پر تھی لگی آنکھیں زمانہ کی
جھپکتے ہی پلک آئی نظر وہ خوں چکاں ہوکر

یہ ہے ساز فنا کے تار کی آواز ہلکی سی
یہ ہے وہ سوز جو روتی قضا ہے نوحہ خواں ہوکر

یہ وہ رونا ہے جس کے بعد رونا ہے ہنسی کرنا
یہ وہ رونا ہے جو تھمتے نہیں آنسو رواں ہوکر

یہ ہے وہ ایک نیرنگی رنگارنگی عالم کی
کہ ہوش اڑتا ہے پرزے پرزے ہوکر دھجیاں ہوکر

زباں ہے ذکر سے سوزاں بیاں کرنے سے ہیں نالاں
جلے جاتے ہیں لب حرف آتے ہیں چنگاریاں ہوکر

خلیفہ ڈاکٹر حضرت رشید الدین صاحب کی
نہیں وہ موت رہتا جو زخم ہے دہاں ہوکر

اگر تھے حافظ قرآں تو تھے مرحوم عالم بھی
ہیں وہ تن تقوی و اعمال خورشید جہاں ہوکر

کروں میں کیا بیاں ممدوح کے اوصاف و خوبی کا
کہ سورج خود نظر آتا ہے دنیا کو عیاں ہوکر

فدائے صورت احمد نثار سیرت احمد
بہے جو کوچہ جاناں میں وقف قادیاں ہوکر

مثال گل ہمیشہ خندہ رو دیکھا ہے جب دیکھا
نہ افسردہ کبھی سے ملتے تھے بارگراں ہوکر

جو بستر آ لگایا خاک پر دلبر کے کوچے میں
نہ پھر اٹھے جو اٹھے تو مقیم جاوداں ہوکر

نہ مال و زر کی پروا کی نہ پھر گھر در کی پروا کی
مقام یار کو پایا مکین بے مکاں ہوکر

مزاج ان کا تھا شاہانہ مگر دل تھا فقیرانہ
گذاری عمر درویشی میں عالی خانداں ہوکر

توکل پر بھروسہ تھا نظر اس کے کرم پر تھی
رکھے سب دوست دشمن خوش رہے خود شادماں ہوکر

تھے در پر تو وہ داخل ہوئے محبوب کے گھر میں
گئے محبوب کی بزم میں محب جان جاں ہوکر

بڑھا رشتہ یہ روحانی ہوا پیوند جسمانی
ملے جو خویش اکبر بھی تو محمود زماں ہوکر

خلیفہ بھی خلف بھی احمد مرسل کے ہیں حضرت
جو محو راحت مخلوق ہیں روح رواں ہوکر

کیونکر آہ نکلے قادیانی کے بھلا دل سے
ملیگا قادیاں میں کون ان سا قدرداں ہوکر

اسے پوچھے غریبی اور مسکینی میں کون ایسا
کرے مہماں نوازی کون ایسا میزباں ہوکر

کروں کچھ مختصر پسماندگاں کا حال بھی ظاہر
سناؤں ان کی بھی کچھ ان کا انداز بیاں ہوکر

خلیفہ اکبر علیم الدین ہیں اصغر منیر الدیں
ہیں پانچ اور ان کو بھی اللہ بڑھائے نگہباں ہوکر

ہیں حضرت ام ناصر بنت اکبر خورد امینہ ہے
جو ہیں تین اور دنیا میں رہیں سب شادماں ہوکر

یہ بارہ ہیں گل و غنچے اسی نخل بریدہ کے
یتیمی نے کیا ہے جنپہ سایا سائباں ہوکر

پدر کی موت نے تیرے کے ہیں سب کو رنج و غم بانٹا
لیا حق اپنا اپنا سب نے جو خورد و کلاں ہوکر

بڑوں کی ضبط نے رکھی بڑائی صبر سے دیکر
رہا محفوظ حصہ دل میں جو درد نہاں ہوکر

مگر چھوٹوں میں اتنا ضبط ہوتا ہے نہ صبر ایسا
مصیبت میں ہیں قائم جو وہ کوہ گراں ہوکر

ہوا درجہ بدرجہ یوں تو صدمہ سب عزیزوں کو
مگر کچھ رہ گئے ہیں ان میں غم کی داستاں ہوکر

دکھائے کس کو بیچاری سعیدہ زخم دل اپنا
سنے اب کون اسکی بات ایسا مہرباں ہوکر

لیا گودی میں بیماری نے بچپن سے جسے ایسا
نہ پھر چلنے دیا پاؤں گھٹی جاں رائگاں ہوکر

نہ وہ شفقت نہ وہ الفت نہ کوئی غمگسار ایسا
نہ کیونکر اس کی آہیں پارہ ہوں دل کے سناں ہوکر

بہت نازوں کی پالی ہماری چھوٹی جو امینہ تھی
ہے گویا پھول مرجھایا ہوا نذر خزاں ہوکر

جو پوچھا میں نے ابا جاں تم کو یاد آتے ہیں
تو بھولے بھولے منہ سے لفظ نکلے نیم جاں ہوکر

کہا بس سامنے آنکھوں کے ابا جان پھرتے ہیں
یہ کہتے ہی اداسی چھا گئی منہ پر فغاں ہوکر

امینہ آہ! جو مرحوم کی تھی آنکھ کا تارا
جسے اس باپ نے پالا تھا سو ماؤں کی ماں ہوکر

امینہ وہ امینہ جو کہ تھی اک پھول لالہ کا
رہا کرتی تھی جو آنکھوں میں سب کی پتلیاں ہوکر

جدائی دیسے عاشق باپ کی اس ننھی سی جان کو
جلائے کیوں نہ ہر دم ہر گھڑی آتش فشاں ہوکر

بڑی بی بی تو پہلے ہی الم کا رنج کا گھر تھیں
سراپا رہ گئیں اس غم سے فریاد و فغاں ہوکر

جوانا مرگ بھائی کر چکا تھا پہلے دل ٹکڑے
رہیں ایسی نہ اس غم سے جو رو رہیں نوحہ خواں ہوکر

کوئی دل چیر کر عاشق بہن کا تو ذرا دیکھے
کہ دم سینے میں بھی گھٹ گھٹ کے اٹکا ہے دھواں ہوکر

اگر یہ بس میں ہوتا بھائی کے بدلے وہ مر جاتیں
کہ نا موت آئے ایسے جینے سے خواب گراں ہوکر

کہاں سے اتنا پانی آ گیا سر میں خدا جانے
کلیجہ بہ گیا آنکھوں کی راہ اشک رواں ہوکر

بہت جب یاد پیارے بھائی کی بٹیا کرتی ہے
گھٹی جاتی ہے جاں اندر ہی اندر سسکیاں ہوکر

جو بی بی آپ کی چھوٹی ہیں ان کا ہے عجب عالم
جنہوں نے عمر ساتھ انکے گذاری جسم و جاں ہوکر

بہا آنکھوں سے پانی پانی ہوکر خون دل ان کا
رنڈاپا چھایا جو پہلے بڑھاپے سے جواں ہوکر

کچھ ایسی ہو گئیں گھٹ گھٹ کے اس صدمہ سے بیچاری
کمر اس غم نے توڑی رہ گئیں مثل کماں ہوکر

گمی رہتی ہیں اکثر جس طرح کچھ گم گیا ان کا
کسی سے کچھ نہ کہنے کی نہ سننے کی بجز دل کے
ہزاروں دل میں تھے ارماں جو مرکر رہ گئے دل میں
نہ تھی کچھ رات دن کی فکر ہر دم عیش تھا حاصل
سناؤں اب ذرا غم کی کہانی ان کے لفظوں میں
ترے قربان میرے رب اکبر میرا ہر ذرہ
مرے اللہ! مجھ بیکس کی ہے فریاد بھی عاجز
نہ بچوں میں کوئی ہوشیار ہے جو دل کی ڈھارس ہو
خبر لے کون ان کے کھانے پینے رہنے سہنے کی
اٹھائے ناز کون انکا کرے اب کون دلداری
لگا کر بوٹے کچھ دیکھی بہار ان کی نہ مالی نے
ترے صدقے ابھی تو ہیں یہ رو کر مانگنے والے
یہ ان کے نور عین اب قافلے میں آنسوؤں کے ہیں
سنا تیرے نبی سے اور ہے ایمان بھی اپنا
کبھی ضائع نہیں کرتا تو اپنے نیک بندوں کو
درازی عمر میں ہو حضرت محمود احمدؐ کی
کرم کا ہاتھ ہے تیرا جو ہیں فضل عمر سر پر
پھر ان کے بعد مرزا گل محمدؐ خویش ہیں پیارے
میرے ہمدرد جو چھوٹے بڑے بھائی بھتیجے ہیں
دعا مجھ عاجز و لاچار کی ہے بس یہی تجھ سے
طفیل حضرت احمدؐ نبی و مرسل برحق
رہا ہے کون دنیا میں رہیگا کون دنیا میں
ہے ذکر ہستی فانی تو یہ کیونکر رہے باقی
غرض ہوں رحمتیں اللہ کی ان پر قیامت تک
غلام حضرت محمود ہوں اس نام کا صدقہ
بجز تیری محبت کے نہ کچھ دل میں رہے باقی
میں یارب قادیانی نام کا ہوں شرم رکھ لینا

نظر حیرت زدہ آتی ہیں وحشت کا گماں ہو کر
کہ اب دل کی سنے کون ان کے دل کا رازداں ہو کر
بہت سی حسرتیں آتی ہیں لب پر ہچکیاں ہو کر
نہ تھی غم کی خبر آتا کدھر سے ہے کہاں ہو کر
جو حال ان کا رہا اجڑا ہوا سا گلستاں ہو کر
مرا رونا بھی اب تو تھک گیا ہے ناتواں ہو کر
ترے در پر یہ پہونچے کیسے آہ بیکساں ہو کر
الٰہی رہ نہ جائے یوں کوئی بے خانماں ہو کر
دہلا دیتے ہیں منہ بھی ان کا اب افسردگاں ہو کر
نگاہوں میں رکھو اب کون انکا پاسباں ہو کر
بجز تیرے انہیں پالیگا کون اب باغباں ہو کر
ضدیں انکی چبھا کرتی ہیں دل میں برچھیاں ہو کر
اکیلے رہ گئے ہیں یوسف بے کارواں ہو کر
دعا بھی ہے یہی ایماں ہے یہ دلمیں جاں ہو کر
مٹے جو راہ میں تیری رہے وہ آسماں ہو کر
رہیں دونو جہانوں میں صدر آرائے جہاں ہو کر
جلاتی ہے انہی کی سرپرستی قدرداں ہو کر
رہے ان پر ہمیشہ لطف تیرا سائباں ہو کر
رہیں آباد سب دنیا میں یارب شادماں ہو کر
میری دل کی تسلی اب تو ہی ہو مہرباں ہو کر
رہیں ہم احمدیت کے غلام خادماں ہو کر
رہے اس میں نہ وہ ۔ جو آئے شاد تن و جاں ہو کر
رہے گا وہ جو باقی ہے عیاں ہو کر نہاں ہو کر
رہیں خلد بریں میں بھی وہ احمدؐ کا نشاں ہو کر
کریں رسوا نہ مجھکو حشر میں عصیاں عیاں ہو کر
نہ بہکائے کبھی دنیائے دوں سود و زیاں ہو کر
رہے ہر ذرہ میرا ساکن دار الاماں ہو کر

# نبی سے سہو و نسیان کا اِمکان

مخالفین احمدیت کی بھی عجیب حالت ہے، وہ اعتراض کرتے ہیں، مگر اتنا نہیں سوچتے۔ کہ ہمارا اعتراض صرف حضرت مرزا صاحب پر نہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پڑتا ہے۔ گویا حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں وہ آنحضور پر اعتراض کرنے سے بھی خوف نہیں کرتے۔ ان کا مقصود صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرنا اور لوگوں کو حق کے قبول کرنے سے روکنا ہوتا ہے چونکہ انبیاء انسان ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے سہو و نسیان انہیں بھی لاحق ہوتا ہے۔ مگر یہ ان کے کذب کی نہیں بلکہ صداقت کی علامت ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا سہو و نسیان لوگوں کے اس خیال کی تردید کرتا ہے۔ کہ یہ بناوٹ و تصنع سے کام لے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی کی حدیث بخاری میں ہے یہ جھوٹ ہے۔ اور یہ ان کے کذب پر دلیل ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں کئی مرتبہ بتایا گیا ہے کہ خود حضور نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ کہ صحیحین میں مہدی کے متعلق کوئی حدیث نہیں۔ جب حضور خود اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بخاری میں مہدی کے متعلق کوئی حدیث نہیں تو صاف طور پر پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ بات کہ حضور کو اس امر کا علم نہیں۔ غلط ہے۔ بلکہ علم ہے۔ مگر سہواً ایسا ہو گیا۔ آپ چونکہ دن رات تصنیف میں مشغول رہتے۔ ہر وقت لکھنا آپ کا کام تھا۔ بیسیوں کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں۔ اس لئے اس قسم کا سہو ہو جانا معمولی بات ہے۔ مگر یہ بات ہمارے مخالفین نہیں مانتے بلکہ اس کو کذب ہی قرار دیتے ہیں۔ لہذا میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سہو انبیاء کی شان کے خلاف نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسیان ظہور میں آیا۔ بلکہ آپ نے فرمایا ہے۔ انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون کہ میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔ میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں۔ پھر آنحضرتؐ کے متعلق بخاری اور مسلم دونوں میں ایک حدیث آتی ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ بجائے چار رکعت کے دو پر سلام پھیرا۔ اور مصلے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آیا نماز چھوٹی ہو گئی ہے یا آپ بھولے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کل ذالک لم یکن کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ یعنی نہ میں بھولا ہوں۔ اور نہ ہی نماز چھوٹی ہوئی ہے۔ آخر آپ نے دوسروں سے دریافت کیا تو آپ کو اپنے سہو کا علم ہوا۔ اور آپ نے بقیہ رکعات پڑھائیں اور سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرا۔

اس حدیث نے بین طور پر یہ ظاہر کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل دونوں میں سہو ہوا پس اگر آپ سے سہو و نسیان کا ظہور ہو سکتا ہے تو حضرت مرزا صاحب سے صرف ایک حوالہ میں سہو ہو جانے پر اعتراض کئے جانا ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر اگر یہ حدیث کسی حدیث کی کتاب میں بھی پائی جاتی تو یہ اعتراض کچھ حقیقت رکھتا۔ مگر جبکہ یہ اور کتابوں میں موجود ہے تو صرف اتنی ہی بات کہ بخاری کا حوالہ کیوں دیا اعتراض کرنا دور از انصاف ہے۔ وہ لوگ جو سہو کو کذب کی دلیل گردانتے ہیں کیا وہ آنحضورؐ کے اس سہو کو بھی (نعوذ باللہ) آپ کے کذب پر محمول کرینگے۔ ایک اور حدیث ہے جو اس اعتراض کا کافی و شافی جواب ہے۔

عن ابی ابن کعب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لہ ان اللہ امرنی ان اقرء علیک القرآن فقرأ علیہ لم یکن الذین کفروا وقرأ فیہا ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ ولا المجوسیۃ من یعمل خیراً فلن یکفرہ وقرأ علیہ لو ان لابن آدم وادیاً من مال لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ ثانیا لابتغی الیہ ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب۔

ابی ابن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم پر قرآن کریم پڑھوں۔ پس آپ نے سورہ لم یکن الذین کفروا پڑھی اور اس میں یہ خط کشیدہ آیات پڑھیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ آیات قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اگر یہ آیات قرآن پاک میں موجود نہیں۔ اور واقعی نہیں تو کیا یہ اسی قسم کا سہو نہیں جیسا کہ حضرت مرزا صاحب سے ظہور میں آیا ہے۔

# نامہ نگار ہنگو
## اپنے جھوٹے ہونے کا خود اقرار کرتا ہے

الفضل ۸ر فروری میں نامہ نگار ہنگو کی افتراء پردازیوں کا کچھ ذکر کیا گیا تھا۔ یہ شخص قادیان میں اپنا آنا بیان کرتا ہے۔ لیکن جو راستہ اور حضرت مسیح موعود کی نشست کا طرز بیان کیا ہے۔ وہ سراپا دروغ ہے +

پھر جو گفتگو نقل کی ہے۔ وہ بھی ہمہ کذب و افتراء کیونکہ جب حضور انور کی تحریر میں یہ موجود ہے۔ کہ اس امت محمدیہ میں نبی کا نام پانے کا سوا میرے کوئی مستحق نہیں۔ تو پھر نامہ نگار ہنگو جیسے دشمن عنید کی یہ روایت کیونکر تسلیم ہو سکتی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے پہلے ہزارہا نبی اس امت میں ہوئے ہیں +

اسی سلسلہ میں یہ کہنا کہ حضرت میر ناصر نواب مرحوم و مغفور نے اس امت کے کئی نبیوں کے نام بتائے۔ قطعی غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرمائیں۔ کہ سوا میرے کوئی نبی اس امت میں نہیں ہوا۔ تو پھر اس کے خلاف حضرت میر صاحب کیوں مذہب رکھنے لگے تھے۔ البتہ مجددین کا ذکر ہوگا۔ جو پٹھان اپنی نافہمی سے سمجھ نہ سکا +

اسی طرح چشمہ مسیحی کی ایک عبارت ظاہر کی ہے۔ ہم نے اس کا حوالہ طلب کیا تھا۔ تاحال حوالہ نہیں دیا۔ اس کے بعد ۹ر شعبان کے اہل حدیث میں کچھ اور کذب بیانیاں کی ہیں۔ جنکی تردید کا مجھے اتنا خیال نہیں جتنا یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ نامہ نگار ہنگو خان بنگش اپنے جھوٹا ہونے کا خود اقرار کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"خلیفہ (نور الدین) صاحب نے جھٹ مثنوی شریف کھول کر میرے سامنے رکھ دی۔ میں نے کہا۔ کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں (یعنی پہلے بھی جھوٹ بول چکا ہوں۔ اب دوبارہ حسب معمول دروغ گویم بر روئے تو ناقل) کہ بے علم اور ان پڑھ ہوں"

(اہلحدیث ۴ر فروری صفحہ ۱ کالم ۲)

شاید ہمارے ناظرین کرام حسن ظن سے کہدیں۔ کہ اس وقت خان بنگش ان پڑھ ہی ہوگا۔ مگر وہ خود ہی لکھتا ہے:۔

"خلیفہ صاحب نے جھٹ کتاب مثنوی کو پیش کیا۔ مگر میں نے بوجہ شرم کے جو اپنے آپ کو ان پڑھ ظاہر کیا تھا۔ ہاتھ تک نہ لگایا"

پس ایسے جھوٹے کی کسی بات کا اعتبار کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں جانتے۔ کہ حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اول رضؓ نے اس پٹھان کو کیا فرمایا تھا۔ البتہ یہ ان کی طرف منسوب کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا "خاصانِ خدا اکثر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ جو ظاہر بینوں کے نزدیک قابل اعتراض ہوتی ہیں۔ دیکھو جلال الدین رومی نے اپنی مثنوی میں کیا کیا دعوے کئے ہیں۔ کہ آدم میرے سامنے طفل مکتب ہے۔ موسیٰ و عیسےٰ میرے نوکر چاکر ہیں۔ جبریل میرا دربان ہے"

خان بنگش لکھتا ہے۔ کہ میں نے الٰہی بخش کتب فروش لاہور کی دکان پر جا کر مثنوی مولانا روم کو دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہے۔ اور (حضرت مولانا) نور الدین نے مجھے دھوکہ دیا۔

ہم نامہ نگار ہنگو سے چشمہ مسیحی کے حوالے کے بعد اس امر کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ مثنوی مولانا روم کے وہ اشعار اہل حدیث میں نقل کرے۔ اور اس کے پہلے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے وہ بھی دکھلائے۔ گو ہمارا حق قائم ہے۔ کہ ہم اس کی اس بات کو بھی معتبر نہیں سمجھتے۔ کہ مولانا خلیفہ اول مسیح موعود نے یہی فرمایا تھا۔ جو اس نے روایت کیا + (اکمل)

## حصہ وصیت میں اضافہ

(۱) منشی محمد یوسف علی صاحب سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول صدر گوجرہ لکھتے ہیں۔ میں نے جولائی ۱۹۲۳ء سے ⅒ حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے۔ ماہوار آمد کی۔ کیونکہ میرے پاس کوئی غیر منقولہ اور منقولہ جائداد نہ تھی۔ اب جنوری ۱۹۲۷ء سے آمد کے ⅛ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس کو قبول فرمائے۔ پھر ⅕ حصہ کی وصیت کا ارادہ رکھتا ہوں"

(۲) بابو محمد اسمٰعیل صاحب سٹیشن ماسٹر جھنگ گھیانہ جدید وصیت نامہ لکھ کر بھیجتے ہیں۔ کہ میری سابقہ وصیت جائداد کے متعلق ہے۔ مگر میرا گذارہ صرف جائداد کی آمد پر نہیں۔ بلکہ ماہواری آمد پر بھی ہے۔ جو کہ اس وقت مالعہ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے بدیں وجہ میں تازیست اپنی آمدنی کا بھی دسواں حصہ بد وصیت ادا کرتا رہوں گا +

(۳) منشی عبدالسمیع صاحب محصل بیت المال علاقہ فیروزپور سے لکھتے ہیں یہ میری سابقہ وصیت جائداد کے متعلق ہے۔ مگر میرا گذارہ جائداد کی آمدنی پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت عنہ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی آمدنی کا بھی دسواں حصہ بد وصیت ادا کرتا رہوں گا +

(۴) میاں نظام الدین صاحب ساکن چانگریاں جن کی سابقہ وصیت حصہ جائداد کے متعلق ہے انہوں نے جدید وصیت نامہ یہ لکھ کر دیا ہے۔ کہ چونکہ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ...

## فہرست نومبایعین

### ہفتہ مختتمہ ۲ر فروری ۱۹۲۷ء

| نام | مقام |
| --- | --- |
| ۵۰۲ - ابراہیم صاحب | ریاست پٹیالہ |
| ۵۰۳ - محمد الدین صاحب | ضلع لائلپور |
| ۵۰۴ - آبرو سیناں بی بی صاحبہ | کٹک |
| ۵۰۵ - غلام احمد صاحب | ضلع جھنگ |
| ۵۰۶ - اسمٰعیل صاحب | " جہلم |
| ۵۰۷ - محمد یوسف صاحب | " " |
| ۵۰۸ - فاطمہ بی بی صاحبہ | " " |
| ۵۰۹ - عزیزہ بی بی صاحبہ | لاہور |
| ۵۱۰ - فضل الٰہی صاحب | فرنیٹر |
| ۵۱۱ - جنت بی بی صاحبہ | ضلع ہشیارپور |
| ۵۱۲ - سید عبدالدیان صاحب | کٹک |
| ۵۱۳ - اللہ دتا صاحب | ضلع شیخوپورہ |
| ۵۱۴ - رحمت اللہ صاحب | سرگودھا |
| ۵۱۵ - تاج الدین صاحب | ضلع شیخوپورہ |
| ۵۱۶ - اللہ دتا صاحب | " |
| ۵۱۷ - چراغ صاحب | " سیالکوٹ |
| ۵۱۸ - برکت بی بی صاحبہ | ضلع گورداسپور |
| ۵۱۹ - غلام حیدر صاحب | " سرگودھا |
| ۵۲۰ - علی احمد صاحب | " " |
| ۵۲۱ - فتح محمد صاحب | " " |
| ۵۲۲ - والدہ چوہدری محمد حنیف صاحب | " لائلپور |

### ہفتہ مختتمہ ۹ر فروری ۱۹۲۷ء

| نام | مقام |
| --- | --- |
| ۵۲۳ - آغا محمد صاحب | پشاور |
| ۵۲۴ - رسول بی بی صاحبہ | ضلع سرگودھا |
| ۵۲۵ - منصب داد خاں صاحب | ریاست پٹیالہ |
| ۵۲۶ - حکیم عطاء اللہ صاحب | ضلع جالندھر |
| ۵۲۷ - قیمت علی خاں صاحب | کٹک |
| ۵۲۸ - کالے خاں صاحب | " |
| ۵۲۹ - محمد شفیع صاحب | ضلع لائلپور |
| ۵۳۰ - اللہ دتا صاحب | " " |
| ۵۳۱ - مہدی صاحب | " جالندھر |
| ۵۳۲ - رسول بی بی صاحبہ | " شاہپور |
| ۵۳۳ - نواب بی بی صاحبہ | " سیالکوٹ |
| ۵۳۴ - شریف بی بی صاحبہ | " " |
| ۵۳۵ - غنی محمد صاحب | " " |
| ۵۳۶ - سید بیگم صاحبہ | " میانوالی |
| ۵۳۷ - شاہ محمد صاحب | " " |
| ۵۳۸ - عبدالحق صاحب | " گجرات |
| ۵۳۹ - علی محمد صاحب | " سیالکوٹ |

(خاکسار محمد یار اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

(اشتہارات) ایڈیشن

# خدا کی قدرت

دکن کی بےنظیر دوا مہیا کا پڑسو گڈہ جو اعصاب دل و اعضاء رئیسہ کو طاقتور بنانے کے لئے اپنی آپ نظیر ہے مشک و عنبر جواہرات اس کے سامنے ہیچ ہیں۔

ہم اس کے متعلق کچھ مزید خامہ فرسائی کرنا نہیں چاہتے۔ تاکہ کہیں پبلک مبالغہ نہ سمجھے۔ بلکہ صرف قدیم و قابل حکماء و مصنفین کی تحریر اور ان کے ذاتی تجارب ان کی کتب سے ذیل میں نقل کر دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ تاکہ خواہشمند اس بےنظیر و قدرتی دوا کے استعمال سے اپنی کھوئی ہوئی جسمانی قوت کو از سر نو حاصل کر کے کم خرچ بالا نشیں کا مصداق بنیں۔ اور اطباء بھی اس نایاب دوا کو حاصل کر کے اپنے کمزور مریضوں کو فائدہ پہنچائیں۔ چونکہ یہ نعمت ہر ایک کو میسر نہیں آسکتی۔ اسلئے ضرورتمند اصحاب ایسے بےنظیر موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ کہ بار بار ایسی نایاب دوا نہیں ملا کرتی (مشتہر)

## افعال و خواص مہیا کا پڑسو گڈہ

منقول از یادگار رضائی ۱۱۰ سطر ۲ مصنفہ مولوی حکیم رضا علی خاں صاحب حیدر آباد و خواص الادویہ جلد دوم۔ مصنفہ علامہ مولانا نجم الغنی خانصاحب رامپوری لکھتے ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے میرے سامنے بیان کیا۔ کہ چنچواڑ (قوم کا نام ہے) جو دودھ میں ابال کر کھانے میں۔ ان کی جسمانی صحت بہت مضبوط ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے میاں بیوی اس راحت اور خوشی سے بسر کرتے ہیں۔ کہ دیکھنے والوں کو رشک آتا ہے۔ ایک صاحب نے مجھے دوستی کی وجہ سے یہ دوا تحفہ دی ہے۔ میں نے جب کھائی۔ تو طاقت پیدا کرنے میں بہت مؤثر پایا۔

اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گائے کے دودھ میں ابالا جاتا ہے۔ تاکہ دودھ اس میں جذب ہو جائے۔ پھر سکھا کر پیس کر کپڑ چھان کر کے غبار کی طرح بنا کر آدھے تولہ کی مقدار میں آدھا تولہ سفید شکر کے ساتھ نہار منہ غذا سے پیشتر کھائیں یا کھلائیں۔ اعصابی دماغی بدنی قوت پیدا کرنے میں اسے اپنی نظیر آپ پاؤ گے۔ اس کے سامنے دیگر قیمتی طاقت دینے والی دوائیں آپ محض ہیچ پائیں گے۔ قیمت رعایتی عوام سے فی سیر آٹھ روپے اطباء سے فی سیر چھ روپے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

**مینیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ متصل چوک اسپاں۔ حیدر آباد۔ دکن**

---

## حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت۔

## سرمہ نور العین

اس کے اجزاء موتی و ماہیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں سے لبدار پانی کو روکنے میں بےمثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بےنظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور پیدائش دہ بنا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

## مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کی درد۔ نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

## مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو۔ یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۱۲ +

المشتہر

**نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان**

---

# ضرورت ہے

موٹر خانہ و بجلی گھر ریاست بہاولپور کے لئے سند یافتہ میکینک اور فٹر کی درخواست ملازمت ۱۵ر فروری ۲۷ء معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئیں۔

**ایم۔ یو۔ کیو۔ احمدی اسکوائر ڈویژنل انجینیر تعمیرات بہاولپور**

---

# قرآن شریف کا ترجمہ سیکھنے والوں کیلئے خوشخبری

صاحبو! میں نے ایک تفسیر ربانی نامی قرآن شریف کی لکھی ہے۔ جو تیس پاروں کی مکمل بن چکی ہے۔ اور اب پارہ پارہ کی صورت میں چھپ رہی ہے جس کا پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا پارہ چھپ گیا۔ چوتھا چھپ رہا ہے اسی طرح باقی بھی یکے بعد دیگرے چھپتے جائیں گے۔ تفسیر ربانی کی طرز یہ ہے۔ کہ پہلے قرآن شریف کی ہر آیت کے ہر ایک لفظ یعنی اسم۔ فعل۔ حرف کا اردو میں اصلی معنی صرف و نحو و لغات کے لحاظ سے کیا۔ پھر اسی لفظ کا آخر میں وہ مرادی معنی لکھا جو آیت میں لیا جائیگا۔ پھر ان تمام لفظوں کو اکٹھا کر کے آیت بنایا۔ اور اس آیت کا لفظ بلفظ علیحدہ علیحدہ اردو میں ترجمہ کیا۔ اور بعد میں اس آیت کا شان نزول حدیث و تفسیر کی معتبر کتابوں سے نکال کر لکھا۔ اور موقعہ مناسب پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب بھی لکھے۔ ہر پارہ کی لکھائی۔ چھپائی صحیح خوشخط کاغذ عمدہ سفید ہے قیمت فی پارہ عہ۔ محصول بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- سید محمد حسین منشی فاضل مصنف تفسیر ربانی۔ دھاریوال ضلع گورداسپور

# ہندوستان کی خبریں

بمبئی ۹ر فروری - بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے علاقہ برار اور بیجاپور میں قحط پھیل رہا ہے +

دہلی ۹ر فروری - مسٹر ایچ - ڈی - بھنوٹ - آئی - سی - ایس - ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں آج مفتی محبوب علی کے قتل کا مقدمہ پیش ہوا - جس میں چار ہندو ماخوذ ہیں - الزام یہ ہے - کہ ۲۳ر دسمبر کو کہ جس دن شردھانند جی قتل ہوئے انہوں نے مفتی محبوب علی کو قتل اور بعض دوسرے مسلمانوں کو زخمی کیا +

لاہور - ۹ر فروری - راجپال مصنف رنگیلا رسول نے جسے سشن جج لاہور کی عدالت سے ۶ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ کی سزا دی ہوئی عدالت عالیہ لاہور میں مرافعہ کیا - اور عدالت عالیہ نے ملزم کو دو ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا +

باریسال - ۹ر فروری - سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک اعلان شائع کیا ہے - جس میں اہل باریسال کو آگاہ کیا گیا ہے - کہ جس وقت جلوس نکلے - اور خواہ رات ہو یا دن جو کوئی مسجد راستہ میں آ جائے اس سے بیس گز کے فاصلے سے باجہ بجانا قطعاً بند کر دیا جائے - اس حکم کا نفاذ پندرہ دن تک رہے گا +

لاہور - ۸ر فروری - پنڈت راجندر اکرشن کول راجہ سر دیا کرشن کول کے سب سے بڑے لڑکے ۳ر فروری کو اپنی زوجہ کے ساتھ موٹر میں کشمیر سے لاہور کی طرف روانہ ہوئے - اور دوسرے روز صبح کے وقت راولپنڈی پہنچے - لیکن جب راولپنڈی سے روانہ ہوئے تو راستہ میں لالہ موسیٰ سے کے آگے تقریباً گیارہ بجے کیچڑ کی وجہ سے ان کی موٹر الٹ گئی - پنڈت صاحب کا سر پھٹ گیا - اور وہ فی الفور ہلاک ہو گئے - نیز ان کی اہلیہ سخت زخمی ہوئیں +

کلکتہ ۸ر فروری - ایک مدراسی عورت کا اپنے شوہر سے کچھ جھگڑا ہوا - بچہ سو رہا تھا - عورت نے بچہ کے کپڑوں پر کروسین کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی - عورت کو گرفتار کر لیا گیا ہے - اور بچہ ہسپتال میں ہے - لیکن اس کی حالت خطرناک ہے +

گورو کل کانگڑی ہردوار کے سالانہ جلسہ پر جو ۱۶ر مارچ سے ۲۱ر مارچ تک منایا جائیگا - ایک شدھی کانفرنس بھی ہو گی جس کے صدر ناگپور کے مشہور مہاراشٹر نیتا ڈاکٹر مونجے ہونگے - انہوں نے صدر بننا منظور کر لیا ہے +

بمبئی ۸ر فروری - انڈین نیشنل ہیرلڈ کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے - کہ حیدرآباد دکن کے مندر گوردوارہ کے بڑے پجاری نے مہاراجہ نابھہ کو ۶ر فروری کو گورو چرن سنگھ کا نیا نام دیا ہے اور مہاراجہ صاحب نے اپنا پرانا نام ریپودمن سنگھ ترک کر دیا +

نئی دہلی - ۸ر فروری - آج کونسل آف سٹیٹ کا پہلا سرمائی اجلاس نئے ایوان میں ہوا - ممبران کی کافی تعداد موجود تھی - سر منری مانکریف سمتھ نے ممبروں کے درجہ اور حقوق کے متعلقہ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی - کمیٹی نے اتفاق رائے سے قرار دیا ہے - کہ ممبروں کو کونسل کے اجلاس سے تین تین دن پیشتر و بعد تک الاؤنس ملا کرے - نہ کہ سات سات دن تک جیسا کہ آج کل ہے - اور اگر غیر سرکاری ممبروں کو اعتراض نہ ہو - تو دوران سفر میں دس روپیہ روزانہ الاؤنس دیا جاسکے گا - کمیٹی نے یہ قرار دیا ہے - کہ جس مقام پر اجلاس کونسل ہو - وہاں کے مقامی ممبر کو ان ایام کا الاؤنس ملا کرے - جبکہ وہ کونسل کے اجلاس میں یا کسی کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوں +

بمبئی - ۷ر فروری - آج سوم پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مسٹر ڈی - اے - دادیا آنریری پریذیڈنسی مجسٹریٹ تھانہ کی رہائی کا حکم دے دیا ہے - نامبردہ پر مسٹر نہتھگر کی دکان سے سامان سٹیشنری چرانے کا الزام تھا - عدالت نے مخبر دوکان کے بیان پر کڑی تنقید کی ہے - اور گواہوں کی شہادتوں سے یہ اخذ کیا ہے - کہ یہ مقدمہ مبالغہ آمیزی پر مبنی ہے +

لکھنؤ - ۷ر فروری - ایک قیدی جو پولیس کی زیر حراست بنارس سے لکھنؤ لایا جا رہا تھا - ریلوے ٹرین میں رفع حاجت کے لئے پاخانہ میں گیا - اور ایک کانسٹیبل پاخانہ کے دروازہ پر بغرض نگہبانی کھڑا رہا - جب قیدی کو اندر دیر لگی اور اندر سے کوئی جواب نہ ملنے پر دروازہ کھول کر دیکھا قیدی غائب تھا - قیدی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنے ہوئے تھا - مگر باوجود اس کے کھڑکی میں سے کود کر بھاگنے کا موقعہ پا لیا - لیکن رودولی کے سٹیشن پر پکڑا گیا +

چاٹگام - ۵ر فروری - چاٹگام کی ایک تحصیل میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جنگل کی پیمائش شروع ہو گئی ہے +

مانچسٹر گارڈین کا ایک وقائع نگار خصوصی متعینہ بمبئی لکھتا ہے - مہاراجہ گائیکواڑ بڑودہ ریاست کے نظم و نسق میں عملی حصہ لینے سے دست بردار ہونے کا اعلان کرنیوالے ہیں - اسی سلسلہ میں نامہ نگار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے - کہ مہاراجہ صاحب کو پیرانہ سالی ضعیف العمری اور خرابی صحت کی بناء پر تخت و تاج سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں

مسٹر - ایچ - ڈی - بھنوٹ - اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کا ایک نوٹس مظہر ہے - کہ صوبہ دہلی اور صوبہ پنجاب کے اضلاع میں ۱۶ر جنوری ۱۹۲۷ء سے ہرن کے شکار کی ممانعت کر دی گئی ہے +

کلکتہ ۵ر فروری - بھوانی پور میں پردہ نشین مسلمان خواتین کا ایک جلسہ منعقد ہوا - جس میں مسٹر اے - کے غزنوی سے استدعا کی گئی - کہ وہ وزارت سے استعفاء دیدیں - اور مسلمان ممبران کونسل سے درخواست کی گئی ہے - کہ وہ موجودہ وزارت کی تائید نہ کریں - مسماۃ نور النساء اس جلسہ کی صدر تھیں +

# ممالک غیر کی خبریں

ہنکاؤ ۷ر فروری - گفت و شنید صلح کے منقطع ہونے کے بعد آج پہلی مرتبہ مسٹر یوجین چن اور مسٹر اومیلے کی ملاقات ہوئی +

رگبی ۸ر فروری - جب ملک معظم اور ملکہ پارلیمنٹ کی عمارت کے پاس پہنچے تو ان کو توپوں کی سلامی اتاری گئی - اعلیٰحضرت نے فرمایا - غیر ملکی حکومتوں کے ساتھ میرے تعلقات بدستور دوستانہ ہیں - جینیوا کا معاہدہ مستحکم ہو گیا ہے - اور جرمنی کو اس کی کونسل میں مستقل نشست دینے سے یورپ کے بین الاقوامی تعلقات میں زیادہ اصلاح ہو چکی ہے مجھے چین کی خانہ جنگی اور برطانیہ کے خلاف شورش سے بہت تشویش ہے - ہنکاؤ میں جو وارداتیں ہوئی ہیں - ان کی وجہ سے میری حکومت نے یہ ضروری سمجھا کہ میری برطانی اور ہندوستانی رعایا کو عوام کے تشدد اور مسلح حملوں سے بچانے کے لئے طاقتور فوج مشرق اقصٰے میں بھیجی جائے - لیکن میری دلی آرزو ہے - کہ مشکلات کا تصفیہ پرامن طریق سے ہو جائے - چنانچہ میری حکومت نے ایسی تجاویز پیش کرا دی ہیں - جن سے چین کی رائے عامہ اور دنیا بھر کی رائے عامہ پر یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگا کہ اہل برطانیہ تمام حقیقی شکایات کا ازالہ کرنے اور اہل چین کے ساتھ منصفانہ اساس پر سابقہ عہدناموں کی تجدید کرنے کیلئے تیار ہیں +

روما ۷ر فروری - برطانوی مراسلہ کے جواب میں چین کے متعلق حکومت اٹلی کی طرف سے سینیور مسولینی نے جو جواب دیا ہے اس کا سب سے اہم جزو یہ ہے - کہ اگر شنگھائی میں ضرورت ہوئی - تو اٹلی بھی برطانیہ کے ساتھ جنگی قوت استعمال کرنے کے لئے آمادہ ہے +

لنڈن ۷ر فروری - روما کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ ایک اطالوی ڈسٹرائر ڈیڑھ ہزار سپاہیوں کو لے کر کہ شاید میری جنگ کی بھی ضرورت ہو چین جا رہا ہے -

ٹوکیو - ۷ر فروری - باپ کے جنازے کے موقعہ پر شہنشاہ جاپان نے ۱۵ لاکھ ین (جاپانی سکہ) بطور خیرات دیئے ہیں - اور بیس ہزار قیدی رہا کئے ہیں - بہت سی پھانسی کی سزاؤں کو حبس دوام میں تبدیل کر دیا گیا - اور دیگر قیدوں میں بھی تخفیف کر دی گئی ہے -

لنڈن ۵ر فروری - ٹائمز کا نامہ نگار مقیم روما کا بیان ہے - کہ پوپ کے متعلق یہ تجویز ہو رہی ہے - کہ ان کی گوشہ نشینی کا خاتمہ کیا جائے - امید ہے کہ وہ یوناموتمر بناد میں شریک ہونگے +

اٹاوا - ۶ر فروری - وائی کونٹ ولنگڈن نے کینیڈین کلب میں تقریر کرتے ہوئے اہل ہند کی ڈیمن پسندی کی داد دی - آپ نے کہا - کہ اگر ہم ہندوستان کو حکومت خود اختیاری حاصل کرنے میں مدد دینے کی حقیقی خواہش ظاہر کریں - تو وہ کئی برس تک اور بھی ہماری...

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر الفضل کے لئے قادیان سے شائع کیا)